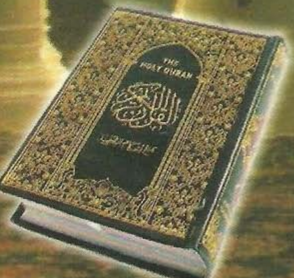
قرآن سے متعلق

لوگوں کی بدعتیں



شیخ ابن بازؒ، شیخ ابن عثیمن
شیخ ابن جبرین، شیخ صالح الفوزان

سلفی دارالاشاعت (دہلی)

قرآن سے متعلق لوگوں کی بدعتیں

مؤلفین:

شیخ ابن بازؒ، شیخ ابن عثیمن، شیخ ابن جبرین،

شیخ صالح الفوزان

مترجم: صغیر احمد عبدالغنی السراجی

سلفی دارالاشاعت

دہلی

کتاب	:	قرآن سے متعلق لوگوں کی بدعتیں
مؤلفین	:	شیخ ابن باز، شیخ جبرین، شیخ عثیمین، شیخ صالح الفوزان
مترجم	:	صغیر احمد عبدالغنی السراجی
کمپوزنگ	:	اقصیٰ کمپیوٹر
سال اشاعت	:	جنوری ۲۰۱۱ء
تعداد اشاعت	:	ایک ہزار ایک سو
صفحات	:	80
طابع وناشر	:	سلفی دارالاشاعت دہلی
قیمت	:	30/-

سلفی دارالاشاعت دہلی

SALFI DARUL ISHAAT, Delhi

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مترجم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔ وبعد

ذالك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين۔ وقال فی موضع الآخر۔ کتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا آياته ويتذكراولوالالباب۔

اللہ نے سارے انسانوں کو محض اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور عبادت کا طریقہ بتانے کے لئے ہر دور میں نبی بھیجا اس آخری امت کی ہدایت ور ہنمائی کے لئے نبی آخر الزماں محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور آپ پر قرآن مقدس جیسی کتاب نازل کی جس میں لوگوں کے جینے اور صحیح ڈھنگ سے زندگی گزارنے کا طریقہ بتادیا گیا۔ نیکی بدی کھول کر بیان کر دی گئی اور انسانوں کو اختیار دے دیا گیا کہ دونوں راستے تمہارے سامنے ہیں اب راستہ مقرر کرنا تمہارا کام ہے نبی ﷺ نے ایک ایک آیت کریمہ کا معنی مفہوم امت کے سامنے واضح کر کے رکھ دیا اور دنیا سے جانے سے پہلے قیامت تک آنے والوں سے کہہ دیا ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب الله وسنة رسوله۔ یعنی تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں جب تک ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہر گز ہر گز گمراہ نہیں ہو سکتے ایک اللہ کی کتاب

قرآن سے متعلق لوگوں کی بدعتیں

قرآن مجید دوسری اس کے نبی کی سنت یعنی احادیث صحیحہ۔ لیکن افسوس کہ لوگوں نے قرآن واحادیث کو مکمل طور پر چھوڑ دیا۔ وہ قرآن جو لوگوں کی ہدایت کے لئے نازل ہوا تھا ہدایت حاصل کرنے کے بجائے ایسے دوسرے کاموں میں استعمال کیا جانے لگا جس قرآن کی تلاوت کو عین عبادت بتلایا گیا اسی تلاوت کو مسلمانوں نے بزنس بنالیا۔ جو قرآن انسانوں کو حیات نو عطا کرنے کیلئے نازل کیا گیا تھا اسی کو آج قریب المرگ انسان کے پاس بیٹھ کر پڑھا جاتا ہے تاکہ جلد سے جلد روح پرواز کر جائے جس قرآن کو تدبر و تفکر کے ساتھ تلاوت کرنے کے لئے نازل کیا گیا تھا آج اسی قرآن کو گانے کی شکل میں لاؤڈ اسپیکر پر پیش کیا جاتا ہے جس قرآن کو **شفاء لما في الصدور** کہا گیا اسی قرآن کو تعویز و گنڈوں کی شکل میں بنا کر اس کی بے حرمتی کی گئی جس قرآن کی عظمت و تقدس کو تسلیم کرنا مسلمانوں کا اولین فرض بتلایا گیا تھا آج اس کے تقدس کو پامال کیا جارہا ہے ایسا کیوں؟! انہیں سارے سوالات کا اس رسالے میں جواب دیا گیا ہے قرآن کریم سے متعلق پائی جانے والی بدعات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

دراصل یہ رسالہ ان علمائے کبار کے فتوں کا مجموعہ ہے جو مختلف اوقات میں لوگوں کے سوالات کا جواب انہوں نے دیا ہے یہ جوابات مختلف

کتابوں میں بکھرے ہوئے تھے جنہیں برادر گرامی علی بن حسین ابولوز نے بڑی محنت کر کے سارے سوالات اور ان کے جوابات کو ایک رسالے کی شکل میں کر دیا جب میں نے اس رسالے کو دیکھا تو احساس ہوا کہ قرآن پاک سے متعلق جن بدعات کی نشاندہی کی گئی ہے اپنے ہندستان میں بھی بکثرت پائی جاتی ہیں کیوں نہ اردو میں ترجمہ کر کے شائع کر دیا جائے چنانچہ اسی جذبہ کے تحت ترجمہ شروع کر دیا الحمد للہ ترجمہ آپ کے سامنے ہے اگر کوئی غلطی دکھائی دے تو ضرور آگاہ کریں تاکہ اس کی اصلاح ہو سکے۔ اللہ تعالی اس چھوٹے سے رسالے سے عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور علمائے اسلام کو جنہوں نے قرآن و احادیث کی روشنی میں اپنے جوابات سے نوازا ہے ہم سارے لوگوں کی طرف سے جزائے خیر دے۔ اللہ میری اس ادنیٰ سی کوشش کو میری نجات کا ذریعہ بناوے۔ (آمین)

وصلى الله على نبينا محمدوعلى آله وصحبه وسلم

والسلام

صغیر احمد عبدالغنی السراجی

الریاض

۱۲۔۱۴۔۱۴۲۱

پیام مبارکبادی

الحمدلله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدالمرسلين وعلى اله وصحبه أجمعين وبعد۔

قرآن مجید اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے جو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی اس کتاب کے نزول کے بعد تمام اگلی کتابیں منسوخ کردی گئیں اور قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی نے خود اپنے ذمہ لی انا نحن نزلنا الذكر وانا له لحافظون۔ قرآن مجید اس روئے زمین پر سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے یہ ایسی عظیم کتاب ہے جس کی عظمت کا اعتراف مسلمانوں کے علاوہ اس کے مخالفین اور یورپ کے مستشرقین نے بھی کیا ہے اور قرآن مجید نے پوری دنیا کے ادباء فصحاء کو جو چیلنج کیا تھا کہ جو لوگ قرآن مجید کے کتاب الٰہی ہونے کے بارے میں مشتبہ ہیں اور اس کو محض اپنے جیسے ایک انسان کی تصنیف سمجھتے ہیں وہ ایسی کتاب بنا کر پیش کریں بلکہ اس کے جیسی ایک سورت ہی بنا کر دکھادیں تو آج تک اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دے سکا اور نہ قیامت تک اس کا

جواب دیا جا سکتا ہے۔

وان کنتم فی ریب ممانزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھدآء کم من دون اللہ ان کنتم صادقین۔ (بقرہ۔ ۲۳)

تاریخ میں چند ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ اس چیلنج کو قبول کیا گیا مگر وہ لوگ بری طرح ناکام رہے سب سے پہلا واقعہ لبید بن ربیعہ کا ہے لبیب عرب کے مشہور شاعر ہی نہیں بلکہ بزم سبعہ معلقہ کے وہ ایک اہم رکن تھے انہوں نے قرآن مجید کے جواب میں ایک قصیدہ لکھ کر کعبہ پر آویزاں کر دیا کسی سلمان نے اس کے ساتھ قرآن مجید کی ایک آیت لکھ کر آویزاں کر دی وہ کعبہ آئے اور دیکھا کہ ان کے قصیدے کے ساتھ کوئی اور کلام آویزاں ہے انھوں نے اسے پڑھا اور فوراً اپنے اسلام کا اعلان کر دیا اور قرآن مجید نے انہیں اتنا متاثر کیا کہ پورا قرآن مجید حفظ کر ڈالا اور شاعری چھوڑ دی ایک مدت کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں کوفہ کے امیر حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کو لکھا کہ لبید اور اغلب عجلی نے دور اسلام میں جو اشعار کہے ہیں اسے لکھ بھیجو حضرت مغیرہؓ نے ان سے فرمائش

کی تو انھوں نے جواب دیا۔

"جب اللہ تعالی نے بقرہ اور آل عمران جیسا کلام دیا ہے تو اب شعر کہنا میرے لئے زیبا نہیں"(استعاب ابن عبد البر ترجمہ لبید)

دوسرا اس سے عجیب و غریب واقعہ ابن المقفع کا ہے جس کو نقل کرتے ہوئے ایک مستشرق لکھتا ہے۔"یعنی یہ بات کہ قرآن مجید کے اعجاز کے بارے میں محمد ﷺ کی شیخی غلط نہیں تھی یہ اس واقعہ سے ثابت ہو جاتا ہے جو اسلام کے قیام کے سو سال بعد پیش آیا واقعہ یہ ہے کہ مفکرین مذہب کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر کہ قرآن مجید لوگوں کو بڑی شدت سے متاثر کر رہا ہے یہ طے کیا کہ اس کے جواب میں ایک کتاب تیار کی جائے انھوں نے اس مقصد کے لئے ابن المقفع (م ۷۲۷ء) سے رجوع کیا جو اس زمانے کا ایک زبردست عالم بے مثال ادیب اور غیر معمولی ذہین آدمی تھا ابن المقفع کو اپنے اوپر اتنا اعتماد تھا کہ وہ راضی ہو گیا اس نے کہا کہ یہ کام میں ایک سال میں پورا کر دوں گا البتہ اس نے یہ شرط لگائی کہ اس پوری مدت میں اس کی تمام ضروریات کا مکمل انتظام ہونا چاہئے تاکہ وہ کامل یکسوئی کے ساتھ اپنے ذہن کو اپنے کام میں مرکوز رکھے نصف مدت گزر گئی تو اس کے

ساتھیوں نے یہ جاننا چاہا کہ اب تک کیا کام ہوا ہے وہ جب اس کے پاس گئے تو انھوں نے اس کو اس حال میں پایا کہ وہ بیٹھا ہوا ہے قلم اس کے ہاتھ میں ہے گہرے مطالعہ میں مستغرق ہے اس مشہور ایرانی ادیب کے سامنے ایک سادہ کاغذ پڑا ہوا ہے اس کی نشست کے پاس لکھ لکھ کر پھاڑے ہوئے کاغذات کا ایک انبار ہے اور اسی طرح سارے کمرہ میں کاغذات کا ڈھیر لگا ہوا ہے اس انتہائی قابل اور فصیح اللسان شخص نے اپنی بہترین قوت صرف کر کے قرآن مجید کا جواب لکھنے کی کوشش کی مگر وہ بری طرح ناکام رہا اس نے پریشانی کے عالم میں اعتراف کیا کہ صرف ایک فقرہ لکھنے کی جدو جہد میں اس کے چھ مہینے گزر گئے مگر وہ لکھ نہ سکا چنانچہ ناامید اور شرمندہ ہو کر وہ اس خدمت سے دستبردار ہو گیا (علم جدید کا چیلنج ص ۱۴۷)

قرآن مجید سراپا نصیحت ،ہدایت ورحمت اور ایک زندہ معجزہ کتاب ہے قرآن کا امت مسلمہ کے عروج وزوال میں اہم کردار رہا ہے جب یہ امت قرآن وسنت پر عمل پیرا تھی تو انسانی دنیا کی تمام امتوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور مشعل راہ تھی جب اس امت نے قرآن وسنت کو ترک کر دیا تو وہ پستی وذلت کی عمیق دلدل میں دھنستی چلی

جارہی ہے علامہ اقبال نے سچ کہا ہے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

ضرورت ہے کہ قرآن سے محبت اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں کیونکہ یہ مقدس کتاب دنیا و آخرت کی کامیابی کی گارنٹی ہے افسوس کہ ہم قرآن اور اس کی تعلیمات سے یکسر غافل ہیں قرآن سے پوری زندگی میں رہنمائی لینے کے بجائے ہم نے اپنی زندگی میں اسے برکت ، قرآن خوانی، فاتحہ خوانی ، یسین خوانی، تیجہ ،دسواں ،چہلم، برسی، تعویذ، گنڈہ، جھاڑ پھونک عملیات اور قسمیں کھانے تک محدود کر دیا ہے حالانکہ ان چیزوں کا شریعت سے ادنیٰ تعلق بھی نہیں ہے۔

یہ مفید رسالہ چند اکابر علماء کے قیمتی فتاوے ہیں جو مختلف اوقات میں لوگوں کے استفسار پر لکھے گئے ہیں یہ جامع کمالات شخصیات ایسی ہیں جو تقریباً پون صدی سے علم و فن کی ہر مجلس میں ضیابار رہیں اور جس کے قلم نے اسلامی علوم وفنون کے دفتر کھنگال ڈالے ہیں اور جن کے کارناموں سے دین وملت کا ہر گوشہ معمور ہے اللہ جزائے خیر دے فضیلۃ الشیخ ابو انس علی بن حسین ابو لوز کو کہ

موصوف نے یکجا کر کے یہ مفید رسالہ "بدع الناس فی القرآن" کے نام پر مرتب فرمایا اور اردو داں طبقہ کے استفادہ کے لئے فاضل نوجوان مولانا صغیر احمد عبدالغنی السراجی حفظہ اللہ اردو میں منتقل کر کے شائع کر رہے ہیں موصوف اس سے قبل کئی عربی رسائل کو اردو میں منتقل کر کے عوام وخواص سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں امید ہے کہ آئندہ بھی اس مفید سلسلے کو جاری رکھیں گے۔

میں اس مفید رسالہ کی اشاعت پر مولانا صغیر احمد عبدالغنی السراجی حفظہ اللہ تعالی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی اس رسالہ کو مقبول عوام وخواص بنائے اور اسے مصنفین، مترجم اور ناشر کو فلاح دارین کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ربنا تقبل منا انك انت المسيع العليم

والسلام

محتاج دعا

عبدالرؤف ندوی

مدیر

مجلس التحقیق الاسلامی تلسی پور۔بلرام پور

۱۴۔ ستمبر ۲۰۰۱ بروز جمعرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد خاتم النبيين وعلى آله وصحبه ومن اهتدى بهديه الى يوم الدين أما بعد۔

۱۹۴۰ء کی بات ہے حضرت مولانا علی میاںؒ نے ہندستان کی ممتاز و نامور شخصیتوں کو "میری محسن کتابیں" کے عنوان سے لکھنے کی فرمائش کی تھی جسے سلسلہ وار "الندوہ" میں شائع کرنا تھا اس کے جواب میں مولانا ابوالاعلی مودودیؒ صاحب نے لکھا۔

"جاہلیت کے زمانہ میں میں نے بہت کچھ پڑھا ہے قدیم وجدید فلسفہ، سائنس، تاریخ، معاشیات، سیاسیات وغیرہ پر اچھی خاصی ایک لائبریری دماغ میں اتار چکا ہوں مگر جب آنکھیں کھول کر قرآن کو پڑھا تو بخدا یوں محسوس ہوا کہ جو کچھ پڑھا تھا سب ہیچ تھا، علم کی جڑ اب کے ہاتھ آئی، کانٹ ہیگل، نیٹشے، مارکس اور دنیا کے دوسرے تمام بڑے بڑے مفکرین اب مجھے بچے نظر آتے ہیں، بیچاروں پر ترس آتا ہے کہ ساری ساری عمر جن گتھیوں کو سلجھانے میں الجھتے رہے اور جن مسائل پر بڑی

بڑی کتابیں تصنیف کر ڈالیں پھر بھی حل نہ کر سکے، ان کو اس کتاب نے ایک دو فقروں میں حل کر کے رکھ دیا ہے، اگر یہ غریب اس کتاب سے واقف نہ ہوتے تو کیوں اپنی عمریں اس طرح ضائع کرتے، میری اصل محسن بس یہی ایک کتاب ہے، اس نے مجھے بدل کر رکھ دیا ہے، حیوان سے انسان بنا دیا ہے، تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئی، ایسا چراغ میرے ہاتھ میں دے دیا ہے کہ زندگی کے جس معاملہ کی طرف نظر ڈالتا ہوں حقیقت اس طرح بر ملا مجھے دکھائی دیتی ہے گویا اس پر کوئی پردہ ہی نہیں ہے، انگریزی میں اس کنجی کو شاہ کلید کہتے ہیں جس سے ہر قفل کھل جائے، سو میرے لئے یہ قرآن شاہ کلید ہے، مسائل حیات کے جس قفل پر اسے لگاتا ہوں وہ کھل جاتا ہے۔ جس خدا نے یہ کتاب بخشی ہے اس کا شکریہ ادا کرنے سے میری زبان عاجز ہے۔ (پرانے چراغ ج ۲)

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں اور خاص کر مسلمانوں کو قرآن کریم کی شکل میں جو شاہ کلید و نعمت عظمیٰ عطا فرمائی تھی اس کی عظمت پر ایمان رکھنے والے مسلمانوں کے ایک طبقہ نے اس کتاب عظیم کے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے وہ بڑا عبرتناک ہے، اس سے ہدایت و فلاح دارین حاصل کرنے کے بجائے اسے اپنی بدعات و خرافات کی زد میں لے آئے اور اسے

اپنی ضلالت و خسران اخروی کا ذریعہ بنالیا، فانا الله وانا اليه راجعون۔

مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نے اپنے مقدمۂ تفسیر میں سچ فرمایا تھا:

مسلمانوں نے جب دیکھا کہ وہ قرآن کی بلندیوں کا ساتھ نہیں دے سکتے تو انھوں نے اس کو اس کی بلندیوں سے نیچے اتارنے کی کوشش کی تاکہ وہ ان کی پستیوں کا ساتھ دے سکے۔

میں مسلمانوں کے از قسم بدعات بعض ان اعمال کا ذکر ہے جو ان کے معاشرہ میں قرآن کے تعلق سے پائے جاتے ہیں، حالانکہ قرآن کے تعلق سے پائی جانے والی بدعات وخرافات کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہے، یہ تو فقط معدودے چند ہیں جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے۔

یہ اکابر اہل علم کے بعض فتاوے ہیں جنھیں شیخ ابوانس علی بن حسین ابولوز نے یکجا کرکے مرتب کردیا ہے اور اردو داں قارئین کے استفادے کے لئے اسے مولانا صغیر احمد سراجی صاحب نے عربی سے اردو میں منتقل کرکے شائع کردیا ہے۔فجزاهم الله احسن الجزاء وشكر مساعيهم وتقبل جهودهم

وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

عبدالسلام رحمانی

جامعہ سراج العلوم بونڈیہار ضلع بلرام پور، یوپی

۳۱؍اگست ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم اما بعد:۔

قال اللہ تعالی۔ کتاب انزلناہ الیك مبارك لیدبروا آیاتہ ولیتذکراولوالالباب:

قرآن ایک ایسی کتاب ہے جسے ہم نے آپ پر نازل کیا یہ بابرکت ہے تاکہ لوگ اس کی آیات پر غور کریں اور عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

جی ہاں قرآن کے نازل ہونے کا سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ اس میں غور و فکر کیا جائے اس سے نصیحت حاصل کی جائے اور اسی کو فیصلہ کن مانا جائے۔ لیکن آج بہت سے لوگوں نے اس عظیم کتاب کو مکمل طور سے چھوڑ دیا ہے البتہ بعض تقریبات میں اس کو چھو لیتے ہیں کچھ لوگ تو صرف رمضان المبارک میں اس کی تلاوت کرتے ہیں اور کچھ لوگ مردوں کی روحوں پر ماتم کے وقت پڑھتے ہیں بعض لوگ تعویذ اور گنڈوں کی شکل میں لٹکاتے ہیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو گانوں اور نغموں کی طرح کسی تقریب پر کیسیٹ میں سنتے ہیں اس

امت پر اللہ کا سب سے بڑا اکرم یہ ہوا کہ اس نے قرآن جیسی کتاب سے نوازا جس میں گزری ہوئی اور آئندہ آنے والی نسلوں کی خبریں موجود ہیں اور یہ کتاب مذاق نہیں قول فیصل ہے اسے جو شخص ظلما ترک کرے گا اللہ اس کو غارت کر دے گا قرآن کو چھوڑ کر جو شخص کہیں اور ہدایت تلاش کرے گا اللہ اسے گمراہ کر دے گا یہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ذکر حکیم وصراط مستقیم ہے یہ وہ کتاب ہے جسے اپنا لینے کے بعد خواہشات نفسانی برائی کی طرف مائل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس کی تلاوت معمولی پڑھے لکھے لوگوں کی زبانوں پر خلط ملط ہو سکتی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے علماء کبھی آسودہ نہیں ہوتے اور نہ ہی کثرت تلاوت سے پرانی ہو سکتی ہے یہ وہ کتاب ہے جس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے جسے سن کر جنوں نے حیرانی میں کہا تھا کہ " انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به " یعنی ہم نے عجیب قرآن سنا جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے لہذا ہم اس پر ایمان لے آئے۔ جو شخص اس کو پڑھے گا سچ بولے گا اور اس پر عمل کرے گا اجر وثواب کا مستحق ہوگا اس کو لے کر جو شخص فیصلہ کرے گا عدل سے کام لے گا اور جو شخص اس کی طرف بلائے گا سیدھے راستے کی طرف

رہنمائی پائے گا قرآن پاک کو اللہ تعالی نے عبرت ونصیحت کے لئے نازل فرمایا تھا جو سراپا سینے کے تمام امراض کے لئے شفاء ہے نیز مومنوں کے لئے رشد وہدایت ورحمت ہے نیز لوگوں پر حجت ودلیل ہے اور جن لوگوں کا دل اس کے لئے کھول دیا گیا ہے ان کی لئے نور وبصیرت ہے ایسے ہی لوگ اس کی تلاوت اور اسی کی روشنی میں عبادت کرتے نیز اس میں غور فکر کرتے ہیں اسی سے عقائد وعبادات اور اسلامی معاملات سیکھتے ہیں اور ہر لمحہ اسے مضبوطی سے پکڑے رہتے ہیں معاذ اللہ ! قرآن پاک دیواروں کی زینت کے لئے نہیں اتارا گیا اور نہ ہی دوکان ومکان کی حفاظت اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے نا ان جیسے دوسرے اغراض ومقاصد کے لئے۔ جیسا کہ عوام کا عقیدہ ہے اور خاص کر بدعتی حضرات کے یہاں یہ چیز عام ہے۔ جس نے قرآن سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا۔ جس مقصد کے لئے قرآن نازل کیا گیا تو اپنے رب کی طرف سے واضح دلائل اور بصیرت پر ہے اور جس نے دیواروں یا کاغذ کے ٹکڑوں یا چیتھڑوں پر دوکان ومکان کی زینت یا مال ومتاع کی حفاظت کے لئے استعمال کیا تو یقیناً اس نے کتاب اللہ یا اس کی بعض آیتوں یا سورتوں سے انحراف کیا نیز سیدھے راستے سے

بھٹک گیا بلکہ دین میں ایسی چیز ایجاد کرلی جس کی اجازت اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اپنے قول و عمل سے نہیں دی ہے۔ آج کے اس دور میں تلاوت قرآن سے متعلق عوام میں بہت ساری بدعتوں نے جنم لے لیا ہے جن میں سے ایک بدعت یہ بھی ہے کی لوگ مسجد یا گھر میں ایک جماعت بنا کر ایک ہی آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں نیز تعزیت کے دنوں میں فوت شدہ لوگوں کی روحوں کے لئے ماتم کرتے وقت قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس کی برکت سے مردوں کے حق میں دعائیں کرکے اس کا ثواب انھیں پہونچایا جاتا ہے اور اسی طرح قبروں پر بھی تلاوت کی جاتی ہے۔

ایک بدعت یہ بھی پھیلی ہوئی ہے کہ قرآنی آیات درختوں کی پتیوں پر لکھ کر پانی میں گھول کر قرآن حفظ کرنے والوں کو اس عقیدے کے ساتھ پلایا جاتا ہے کہ قرآن بہت جلد بڑی آسانی سے حفظ ہو جائے گا۔

اسی طرح قرآن کی بعض سورتیں خاص کرکے ان کا نام "منجیة" نجات دلانے والی سورت رکھا جاتا ہے اسی طرح دوران سفر بعض سورتیں ساتھ لے کر سفر کرنا تاکہ ہر طرح سے حفاظت

ہو سکے۔

مذکورہ بدعات ۔کے علاوہ اور بہت سی بدعتیں مسلمانوں کے درمیان ہر چہار جانب پھیلی ہوئی ہیں اللہ تعالی ہمیں ان بدعات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس چھوٹے سے رسالے میں میں نے ایسے فتوے اکٹھا کردیا ہے جو قرآن سے متعلق مسلمانوں میں پائی جانے والی بعض بدعتوں کو واضح کررہے ہیں اور صحیح احادیث سے ان بدعات کے باطل اور جھوٹ ہونے کو بھی واضح کردیا ہے۔

اس رسالے کانام ''بدع الناس فی القرآن'' رکھا ہے جو دراصل میری کتاب ''فتاوی کبارالعلماء حول القرآن'' سے چند ضروری حذف واضافے کے ساتھ ماخوذ ہے۔درحقیقت یہ فتاوے علماء کبار کی پوری جماعت کی طرف سے صادر ہوئے ہیں جن میں سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز، فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین، فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبدالرحمٰن جبرین، فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان ہیں ساتھ ساتھ ''لجنۃ دائمۃ'' کے فتاوے بھی شامل کرلئے گئے ہیں۔

اللہ تعالی میرے اس عمل کو صرف اپنی رضامندی کا ذریعہ

بنائے اور میرے نامۂ اعمال میں درج فرمالے بے شک اللہ ہی جود و کرم اور بخشش اور قبول کرنے والا ہے، اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو قرآن کو غور و تدبر کے ساتھ پڑھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

انه سميع قريب ۔ وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ابو انس علی بن حسين ابولوز

۲۰/۱۲/۱٤۱٥ھ

تلاوت قرآن پاک کے لئے جماعت بنا کر بیٹھنا کیسا ہے؟

س: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے اپنے گھر میں قرآن کی تلاوت کے لئے چند افراد کو جمع کیا اور سب نے مل کر تلاوت کی پھر اپنے اور دیگر مسلمانوں کے لئے دعائیں کی پھر صاحب بیت نے انھیں کھانے پر مدعو کیا جو پہلے سے تیار کیا تھا۔ سب نے کھانا کھایا پھر اپنے گھر واپس ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ ہر ایک نے ایک ایک جزء لے کر تبرک کے طور پر قرآن ختم کیا؟

ج: الحمد لله وحده والصلوة والسلام على

رسوله وبعد '

پہلی بات تو یہ کہ تلاوت قرآن کے لئے اکٹھا ہونا اور حاضرین میں سے صرف ایک آدمی کا پڑھنا بقیہ دوسرے لوگوں کا غور سے سننا اور اس کے معانی و مفہوم پر غور کرنا تو یہ طریقہ بلا شبہ مشروع ہے نیز قربت الٰہی کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ اس طریقہ کو پسند کرتا ہے بے انتہا اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں اور امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں ایک روایت نقل کیا ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں کی ایک جماعت کسی گھر میں آپس میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت اور اس کی معنی اور مفہوم پر غور و تدبر کرتی ہے تو اس جماعت پر اطمنان وسکون کا نزول ہوتا ہے نیز اللہ کی رحمت انھیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتوں کا ہجوم ہوتا ہے نیز اللہ کے پاس ان کا ذکر خیر ہوتا ہے قرآن ختم کرنے کے بعد دعا کرنا بھی جائز ودرست ہے مگر دعا کرنے پر ہمیشگی نہ کی جائے اور نہ ہی مخصوص الفاظ و کلمات کا لحاظ ہو جسے لوگ سنت سمجھ بیٹھیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔ البتہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ختم قرآن کے بعد دعائیں کی ہیں اسی طرح حاضرین کو تلاوت کے بعد کھانے پر

مدعو کرنا بھی کوئی حرج نہیں ہے بشر طیکہ اسے رسم ورواج نہ بنا لیا جائے۔ دوسری بات یہ کہ قرآن کے ایک ایک جزء کو حاضرین پہ تقسیم کرنا تاکہ ہر آدمی اپنے واسطے پڑھے ٹولی بنا کر یا الگ تھلگ تو ختم قرآن میں اس کا شمار نہ ہوگا کیونکہ ہر شخص اپنے لئے پڑھ رہا ہے ہاں اگر تبرک کی نیت سے پڑھ رہا ہے تو یہ غیر مناسب ہے کیونکہ تلاوت قرآن کا مقصد اصلی اللہ کی قربت اس کا حفظ اس کے احکامات کو سمجھنا اس سے عبرت حاصل کرنا نیز اجر وثواب کا حاصل کرنا ہے اور تلاوت قرآن کے لئے زبان کی مشق وغیرہ ہے۔

وباالله التوفيق

مسجد میں جماعت بنا کر پڑھنا کیسا ہے

س۲ :۔ مسجد میں جماعت بنا کر پڑھنا کیسا ہے ؟

ج۲ :۔الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وبعد۔
ویسے یہ سوال مجمل ہے پھر بھی جواب درج ذیل ہے اگر سارے لوگ ایک ہی آواز اور دھن میں پڑھ رہے ہیں اور سب کا ٹھہرنا اور الفاظ کی ادائیگی ایک ہے تو یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے نیز

کم از کم مکروہ ہے کیونکہ ایسا طریقہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے منقول نہیں ہے۔ لیکن اگر پڑھنے و پڑھانے کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے تو میرے خیال سے کوئی حرج نہیں ہے اور اگر لوگوں کا یکجا ہو کر قرآن پڑھنے کا مقصد یہ ہے کہ قرآن حفظ کریں گے یا اس کے معانی و مفہوم سیکھیں گے اور حاضرین میں سے ایک شخص پڑھے بقیہ دوسرے لوگ غور سے سنیں یا ہر ایک اپنی انداز میں دوسرے کی آواز و طرز کا خیال نہ کرتے ہوئے پڑھے تو یہ طریقہ جائز اور درست اور سنت کے مطابق ہے جیسا کے صحیح مسلم کی روایت سے پتہ چلتا ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

س ۳ :۔ کتاب و سنت سے دلائل کی روشنی میں بتایئے کہ حلقہ بنا کر قرآن پاک کی تلاوت کی جائے یا نہیں ؟

ج ۳ :۔ قرآن مجید کی تلاوت بذات خود ایک عبادت ہے نیز اللہ تعالی سے قریب ہونے کا سب سے افضل اور بہترین ذریعہ ہے دراصل قرآن کی تلاوت کا وہی طریقہ اپنانا چاہیے جس طرح رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی تلاوت ہوا کرتی تھی چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے اس بات کا قطعا ثبوت نہیں ملتا ہے کہ انھوں نے

حلقہ بنا کر قرآن کی تلاوت کی ہے بلکہ ان میں سے ہر آدمی اپنے تئیں تلاوت کرتا تھا یا ایک شخص پڑھتا تھا بقیہ سارے لوگ غور سے سنتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو خوب مضبوطی سے پکڑ لو۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو ایجاد کی ہوئی چیز مردود ہے نبی ﷺ سے اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اپنے سامنے قرآن پڑھنے کا حکم دیا تو عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ قرآن پاک تو آپ پر اتارا گیا ہے تو کیا آپ کے سامنے میں قرآن پڑھوں؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا کہ میں اپنے علاوہ کسی غیر سے قرآن سننا پسند کرتا ہوں (بخاری)

س ۴:۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی نظر میں شریعت کا کیا حکم ہے جس نے قاریوں کی ایک جماعت کو محض اس مقصد کے لئے مدعو کیا کہ وہ قرآن پڑھ کر اس کا فائدہ بلانے والے یا فوت شدہ آدمی کو پہنچائیں؟

ج ۴:۔ یقیناً قرآن کریم کی تلاوت اللہ تعالی کی نزدیکی کا اہم

ذریعہ رب العالمین نے ہمیں قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے معانی و مفہوم پر غور و فکر کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کے بر عکس تلاوت قرآن کو اگر کوئی دوسری شکل دے دی جائے تو اس پر دلیل کی ضرورت ہے جیسا کہ سوال کرنے والے نے ذکر کیا ہے کہ قرآن پڑھنے کے لئے لوگوں کو جمع کرنا اس کا فائدہ حاصل کرنے یا اس کا ثواب مردوں کو پہونچانے کی غرض سے تو اس پر کتاب و سنت سے کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ اس کا شمار بدعت میں ہوگا اور ہر بدعت گمراہی ہے اور اگر قرآن پڑھنے والے اجرت پر بلائے گئے ہیں جیسا کہ سننے میں آرہا ہے تو پھر اس تلاوت پر سرے سے کوئی ثواب نہیں ہے کیونکہ قرآن کی تلاوت اللہ کی عبادت کے لئے نہیں کی گئی ہے بلکہ اجرت اور پیسے کے لئے کی گئی ہے اور کوئی بھی عبادت اگر پیسے کے لئے کی جائے تو اس پر کوئی ثواب نہیں ہے بلکہ انسان کا حصول دنیا کے لئے کیا ہوا عمل ضائع و برباد ہے قرآن سے تو فائدہ اسی وقت اٹھایا جاسکتا ہے کہ جب قرآن پڑھنے اور سننے والے کی نیت تقرب الٰہی ہو۔ نیز مسنون طریقہ سے تلاوت کی گئی ہو نہ کہ جاہلوں کے خود ساختہ طریقے پر تلاوت کرکے مردوں کے حق میں ثواب پہونچانا یا زندوں کو اس کا ثواب اور فائدہ عطا کرنا بدعات و خرافات میں

سے ہے جس پر کوئی ثواب نہیں۔

لہذا ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان جیسے افعال سے پرہیز کرے اور اگر مردوں کو اس کا نفع پہونچانا ہی چاہتا ہے تو پھر مسنون طریقہ تلاش کرے جس کے بارے میں دلائل وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً میت پر رحم اور اس کی مغفرت کی دعا کرے نیز مردوں کی طرف سے صدقہ وخیرات اور حج وعمرہ کرکے اس کا ثواب پہونچائے یہ وہ عبادات ہیں جن کے بارے میں دلائل وارد ہوئی ہیں اور ان کا نفع ہر مسلمان کو مل سکتا ہے چاہے زندہ ہو یا مردہ اور جن چیزوں کے بارے میں شریعت سے کوئی دلیل نہیں ملتی ان ساری چیزوں کا شمار بدعت میں ہوگا۔

مسجد میں حلقہ بنا کر ایک آواز میں قرآن پڑھنا کیسا ہے

س: ہم اہل مغرب کی عادت یہ ہے کہ روزانہ فجر و مغرب کے بعد حلقہ بنا کر ایک آواز میں قرآن پڑھتے ہیں جبکہ بعض لوگ ہمارے اس عمل کو بدعت کہہ رہے ہیں تو ہمارا یہ عمل درست ہے یا نہیں؟

ج: فجر اور مغرب یا کسی بھی نماز کے بعد حلقہ بنا کر ایک آواز میں تلاوت قرآن کا اہتمام کرنا بدعت ہے اسی طرح نماز کے بعد اجتماعی دعا مانگنا بھی خلاف سنت ہے لیکن اگر آدمی اپنے لئے قرآن کی

تلاوت اور اس کے معنی مفہوم پر غور کر کے اور اسی طرح یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کو پڑھ کر سنائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی قربت کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے پتہ چلتا ہے جو اوپر گزر چکی ہے۔

س :۔ اگر جمعہ کے دن امام کے منبر پر آنے سے پہلے چند افراد ایک آواز میں حلقہ بنا کر تلاوت کریں تو اس کا کیا حکم ہے ؟

ج :۔ جمعہ کو تلاوت قرآن کے لئے وہ بھی امام کے منبر پر آنے سے پہلے خاص کرنا ناجائز ہے بلکہ ایسا کرنا بدترین بدعت ہے۔

س : کیا کسی انسان کے لئے جائز ہے کہ وہ لوگوں کو جمع کر کے اپنے کسی ذاتی مفاد کے لئے قرآن پڑھوائے ؟

ج :۔ قرآن پاک کا نزول تو صرف اس لئے ہوا تھا کہ انسان اس کی تلاوت کر کے عبادت بجالائے نیز اس کے احکامات پر عمل کرے نیز نبی ﷺ کے لئے قرآن کو معجزہ سمجھا جائے نہ کہ اپنے ذاتی مفاد کے لئے کرائے پر پڑھوایا جائے جیسا کہ لوگ کر رہے ہیں۔

س :۔ وتر پڑھنے کے بعد عدد متعین کئے بغیر مثلاً سو مرتبہ یا اس سے زیادہ یا کم سورۃ فاتحہ کا ورد کرنا کیسا ہے ؟ جب کہ میں رسول اللہ

سے اجر و ثواب کی امید کرتے ہوئے سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں تو کیا اس کا شمار بدعت میں ہوگا حالانکہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے توبہ و مغفرت اور رحم کی درخواست کرتا ہوں؟

ج:۔ قرآن پاک اللہ کا کلام ہے اور کلام اللہ کی فضیلت سارے کلام پر ایسی ہی ہے جیسے اللہ کی فضیلت سارے انسانوں پر اور تلاوت قرآن کی فضیلت کا اندازہ اللہ کے علاوہ کوئی نہیں لگا سکتا۔ لیکن تلاوت کرنے والے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ بعض آیات یا سورتوں کو مخصوص اوقات میں کسی خاص مقصد کے لئے تلاوت کو خاص کرے مگر رسول اللہ ﷺ نے جن سورتوں اور آیتوں کو کسی خاص مقصد کے لئے خاص کر لیا تھا ان کی خصوصیت مسلم ہے مثلاً سورہ فاتحہ جھاڑ پھونک یا نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کے لئے اسی طرح آیۃ الکرسی کا ورد سوتے وقت اس امید کے ساتھ کہ اللہ پاک شیطان سے محفوظ رکھے گا نیز چاروں قل کا ورد جھاڑ پھونک کے لئے اس کے علاوہ کسی آیت یا سورۃ کی تکرار کا مخصوص اوقات میں اہتمام کرنا جو نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے قطعاً غلط ہے کیونکہ تلاوت قرآن بذات ایک خود عبادت ہے لہذا شریعت کے دائرے میں رہ کر وقت اور ضروریات کی

تعیین نہ کی جائے گی اور یہیں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ وتر کے بعد سورۃ فاتحہ کے ورد کو خاص کرنا بدعت ہے تعداد چاہے ہو یا نا ہو کیونکہ یہ تخصیص نبی ﷺ و خلفائے راشدین سے ثابت نہیں لہذا بھلائی اسی میں ہے کہ سورہ فاتحہ یا کوئی بھی سورۃ وتر کے بعد خاص کر کے متعین وقت میں نہ پڑھی جائے ایسے تخصیص کے بغیر سورۃ فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورۃ جتنی بھی پڑھی جائے کم ہے۔وبا اللہ التوفیق۔

س :بعض مدارس سے بار بار سوالات آرہے ہیں کہ صبح کے ترانے میں طالبات سے سورہ فاتحہ بلند آواز سے پڑھنے پر اصرار کیا جاتا ہے تو اس سلسلے میں شرعی مسئلہ کیا ہے ؟

ج : مدارس کے چاہے طلبہ ہوں یا طالبات صبح کے ترانے میں سورۃ فاتحہ پڑھانے پر اصرار کرنا اور اسے معمول بنا لینا ناجائز ہے بلکہ ایسا کرنا صریح بدعت ہے جیساکہ صحیح بخاری کی حدیث "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" سے ثابت ہوتا ہے لیکن اگر صبح کے ترانے میں بدل بدل کر کبھی قرآنی آیات کبھی سورہ فاتحہ کبھی صحیح احادیث اور کبھی اسلامی اشعار کبھی اسلامی قصے پڑھائے جائیں تو شرعا کوئی حرج نہیں ہے۔

س :۔ اوگنڈہ (امریکہ میں ایک شہر) میں لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب ایک آدمی روزی کی کشادگی کے لئے دعا کرنا چاہتا ہے تو پہلے کسی مدرسہ کے چند طلبہ کو بلاتا ہے اس کی دعوت پر مدرسہ کے طلباء قرآن مجید کا ایک ایک پارہ لے کر حاضر ہوتے ہیں اور قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دیتے ہیں کوئی سورہ یٰسین (کیونکہ یہ قرآن کا دل ہے) کوئی سورہ کہف کوئی سورہ واقعہ تو کوئی سورۂ رحمان یا دخان بعض دوسرے سورۂ معارج سورۂ نون اور کوئی سورہ ملک کی تلاوت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ دو تین دنوں تک چلتا رہتا ہے۔ قرآن پڑھنے والے سورہ بقرہ اور سورہ نساء سے شروع نہیں کرتے ہیں صرف چیدہ سورتوں کی تلاوت ہوتی ہے اس کے بعد دعا مانگی جاتی ہے تو کیا اسلام میں اس عمل کی گنجائش ہے اور اگر یہ عمل بدعت ہے تو سنت کیا ہے دلائل کی روشنی میں واضح فرمائیں؟

ج :۔ قرآن کے معنی و مفہوم کو سمجھ کر اس کی تلاوت کرنا فی نفسہ ایک عبادت اور اللہ سے قریب ہونے کا اہم ذریعہ ہے اور اگر غور و تدبر سے انسان تلاوت کر کے اللہ سے خیر و بھلائی اور رزق کی کشادگی کی دعا کرے تو پھر اس کا شمار عبادت میں ہوگا اور اس طرح

تلاوت کرنے والے کو اجر و ثواب ملے گا نیز اس کی دعا قبول ہو گی لیکن سوال کرنے والے نے تلاوت قرآن کی جو کیفیت بتائی ہے تو اسے بدعت کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نیز صحابہ کے قول و فعل اور سلف صالحین سے اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے حالانکہ سلف کی پیروی ہی میں بھلائی ہے نہ کی بعد کے لوگوں کے تقلید میں ہاں رب العالمین سے دعا کرنا ہر وقت و ہر جگہ ثابت و مشروع ہے انسان چاہے سختی و مصیبت میں ہو یا کشادگی و راحت و سکون میں اور شریعت مطہرہ نے تو دعا کرنے پر مسلمانوں کو ہر طرح سے ابھارا ہے خاص کر سجدے کی حالت اور رات کے آخری حصے میں اسی طرح سلام پھیرنے سے پہلے نماز کے آخر میں رسول ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا رب ہر رات کے آخری حصے میں نچلے آسمان پر نزول فرما کر کہتا ہے کہ جو شخص مجھے پکارے گا اسکی پکار سن کر قبول کروں گا جو مجھ سے مانگے گا اسے دوں گا جو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا اسے بخش دوں گا۔ (مسلم)

دوسری روایت میں ہے ابن عباس نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکوع میں رب کی عظمت و کبریائی بیان کرو اور سجدوں میں خوب دعائیں مانگو کیونکہ سجدوں کی دعا مقبولیت کے قریب

ہوتی ہے ایک اور روایت جس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سجدے کی حالت میں بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے لہذا بندے کو سجدہ کی حالت میں کثرت سے دعا کرنی چاہیئے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد سکھلاتے وقت فرمایا تھا کہ تشہد کے بعد بندہ جو بھی دعا اپنی پسند سے مانگنا چاہے مانگ لے (بخاری)

ختم قرآن

س :۔ ختم قرآن کی تقریب اور اس میں دعوت کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

ج :۔ شادی کے موقع پر جب میاں بیوی کا اختلاط ہو جائے تو ولیمہ کرنا مسنون ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمٰن بن عوف سے ان کی شادی کے موقع پر کہا تھا کہ تم ولیمہ کر ڈالو چاہے ایک بکری ہی سہی اور بذات خود آپ نے اپنی شادیوں کے موقع پر ولیمہ کیا ۔لیکن ختم قرآن کی نسبت سے محفل منعقد کرنا یا ولیمہ وغیرہ کا اہتمام کرنا تو یہ نبی اور خلفائے راشدین سے قطعا ثابت نہیں حالانکہ اگر

انہوں نے ایسا کیا ہوتا تو دوسرے شرعی احکام کی طرح اسے بھی ہم تک نقل کیا جاتا لہذا معلوم ہوا کی ختم قرآن کے موقع پر جشن منانا محفل منعقد کرنا اور دعوت وغیرہ کا اہتمام کرنا صریح بدعت ہے جیساکہ بخاری کی حدیث "من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد "اس کی طرف اشارہ کررہی ہے۔

س :۔ کیا نبی ﷺ نے یا آپ کے اصحاب و تابعین نیز تبع تابعین نے قیام رمضان کے موقع پر ختم قرآن کے بعد کھانے پینے کی کوئی چیز اور شیرینی تقسیم کی ہے ؟ اگر یہ بات خیر القرون (جس کے لئے خیر وبھلائی کی شہادت دی گئی ہے) سے ثابت ہے تو کتاب نیز صفحہ وجلد نمبر کے حوالے کے ساتھ ہمیں آگاہ کریں اور اگر نہیں ثابت ہے تب بھی دلائل کے ساتھ ہمیں بتائیں کیا یہ فعل اہتمام والتزام کے ساتھ شرعا جائز ہے جب کہ شیرینی تقسیم کرنے والا تبرک کی غرض سے ہوئے اہتمام کے ساتھ تقسیم کررہاہے ؟

ج :۔ نبی ﷺ تابعین وتبع تابعین سے قطعا اس بات کا ثبوت نہیں ملتا ہے کہ قیام رمضان میں ختم قرآن کے بعد انہوں نے کسی طرح کی اشیاء خوردونوش یا شیرینی تقسیم کی ہو یا اس کا اہتمام کیا ہو بلکہ

یہ تو دین میں ایک نئی ایجاد ہے جسے بدعت کے علاوہ کچھ نہیں کہا جائے گا اور دین میں ہر بدعت گمراہی ہے کیونکہ ہر بدعت کو گمراہی نہ ماننے پر شریعت مطہرہ کا ناقص ہونا لازم آجائے گا۔ حالانکہ اللہ تعالی نے نبی ﷺ کے زمانے میں دین کو مکمل کردیا تھا جیساکہ مندرجہ ذیل آیت کریمہ بتارہی ہے۔

"الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا"

اے مسلمانو آج میں نے تمہارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور مذہب اسلام بحیثیت دین تمہارے لئے پسند کرلیا ۔ عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک وعظ سنایا کہ جس سے دل دہل گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ گویا کہ یہ رخصتی کا وعظ ہے لہذا آپ ہمیں کچھ نصیحت کردیں تو رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرنے نیز سننے واطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں چاہے تم پر کوئی حبشی غلام بحیثیت امیر ہی کیوں نہ مقرر کردیا جائے کیونکہ تم میں جو شخص زندہ

مجید میت کے پاس یا اس کے گھر میں رکھ دیا جائے اور پڑوسی ودیگر متعارفین آآکر پڑھتے جائیں۔ ہر آنے والا ایک پارہ ختم کر کے میت کے حق میں دعاء مغفرت اور اس کا ثواب میت کو پہنچائے اور اس تلاوت پر وہ کوئی اجرت بھی نہ لے تو کیا اس کا ثواب میت کو پہنوچے گا یا نہیں؟ آپ صحیح احادیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں مہربانی ہوگی جب کہ بعض علماء سے میں نے کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایسا کرنا مطلقاً حرام ہے بعض لوگ مکروہ اور بعض لوگ جواز کے قائل ہیں؟

ج:۔ یہ فعل اور اس جیسا دوسرا عمل سراسر جائز ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام سے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے نہ انھوں نے کبھی مردوں کے حق میں قرآن پڑھا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس عمل پر ہمارا کوئی حکم نہیں ہے وہ عمل مردود ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن اپنے خطبے میں ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے اچھا راستہ محمد ﷺ کا ہے بدترین بات نئی ایجاد ہے اور ہر نئی ایجاد بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے ہاں مردوں کے حق میں

رہے گا بہت سارے اختلافات دیکھے گا۔ ایسے موقع پر میری اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت خوب مضبوطی سے پکڑے رہنا اور دین میں نئی چیزیں ایجاد کرنے سے بچنا۔ کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

مالک بن انسؒ کا بیان ہے کہ جس نے دین میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جس کا تعلق دین سے نہیں ہے تو بلاشبہ اس نے یہ گمان کیا کہ محمد ﷺ نے نعوذباللہ رسالت کا فریضہ انجام دینے میں خیانت کی کیونکہ اللہ تعالی نے تو دین کی اکملیت کا اعلان کر ہی دیا ہے لہذا جو بات نبی کے زمانے میں دین سے نہیں تھی آج اسے دین نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اتفاقیہ طور پر بغیر کسی اہتمام کے کبھی کبھار قیام رمضان کے موقع پر کھانے پینے کی چیزیں تقسیم کر دی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ وباللہ التوفیق"

تیسرا باب

میت کے حق میں قرآن خوانی کا ثبوت نہیں ہے

س :۔ کیا میت کے لئے قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ قرآن

صدقہ وخیرات اور ان کی مغفرت کی دعا وغیرہ کرنا انھیں فائدہ پہونچائے گی اور متفقہ طور پر اس کا ثواب انہیں ملے گا۔

س: کیا مردوں پر سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے نیز اس کا ثواب انھیں ملے گا؟

ج: مردوں پر سورہ فاتحہ پڑھنے کے ثبوت میں سنت سے مجھے کوئی نص نہیں ملی۔ اس بنا پر نہ پڑھی جائے کیونکہ عبادات کے سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ جب تک کسی بھی عبادت کے ثبوت میں کوئی ٹھوس دلیل نہ مل جائے اس عبادت سے باز رہنا اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالی نے شریعت سازی کرنے والوں پر رد کرتے ہوئے فرمایا" ام لھم شرکاء شرعوالھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ" کیاان کے اور دوسرے شریک بھی ہیں جنھوں نے دین میں ایسی چیزیں ایجاد کرلیں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس عمل پر ہمارا کوئی حکم نہیں وہ مردود ہے۔ اور جب وہ عمل مردود ہے تو باطل وعبث ہوگا پھر ایسے عمل کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرنا محال ہے کیونکہ ایسے عمل کے تقرب سے اللہ کی ذات پاک ہے۔ رہا سوال کرائے پر قاریوں کو بلا

کر قرآن پڑھانا تاکہ میت کو اس کا ثواب ملے تو ایسا کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ کیونکہ قرآن پڑھنے پر اجرت لینا صحیح اور جائز نہیں اور کسی نے اجرت لے لی تو وہ گنہگار ہوگا اور اس قرات پر اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا اس لئے تلاوت قرآن فی نفسہ ایک عبادت ہے اور کسی عبادت کو دنیا کے حصول کا ذریعہ بنانا ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" من كان يريدالحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم فيها لايبخسون "جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے ہم اسے بغیر کسی کمی کے پورا کا پورا دے دیتے ہیں۔

س :۔ زندہ مردہ سب کے لئے قرآن پڑھانے اور صدقہ وخیرات کرنے کا کیا حکم ہے ؟ کیا کسی شخص کے لئے جائز ہے کہ اپنے زندہ والدین کے حق میں صدقہ وخیرات کرے اور ان کی طرف سے قرآن خوانی کرائے ؟ اگر ایسا کرنا درست ہے تو پھر صدقہ کرتے وقت دل سے نیت کر لینا کافی ہے یا زبان سے کہا جائے ؟

ج :۔ والدین مردہ ہوں یا زندہ ان کی طرف سے صدقہ وخیرات کرنا جائز ودرست ہے اور صدقہ کرتے وقت صرف دل سے

نیت کر لیتا ہی ہے اگر کسی نے زبان سے بھی کہہ دیا کہ اے اللہ یہ صدقہ میرے والدین کی طرف سے قبول کر لے تب بھی کوئی حرج نہیں ہے اسی طرح والدین اور عزیز و اقارب کے حق میں مغفرت کی دعا کرنا بھی مسنون ہے رہی قرآن کی تلاوت اور اس کا ثواب والدین کو پہونچانا تو اگرچہ اکثر لوگوں نے اس کی اجازت دی ہے لیکن اس کے ثبوت میں کوئی نص نہیں ہے۔ لہذا اکثریت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ انصاف کی بات یہ ہے کہ نص نہ ہونے کی وجہ سے باز رہنا چاہئے ویسے اگر اتفاقیہ کسی نے ایسا کر لیا تو اس پر رد بھی نہیں کیا جائے گا۔

س :۔ ہر نماز کے بعد مصلے پر بیٹھے بیٹھے اپنے فوت شدہ باپ کے حق میں سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے۔

ج :۔ مردوں کے حق میں سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہے والدین ہوں یا کوئی غیر ہو بدعت ہے۔ کیونکہ سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں نبی سے کوئی ثبوت ملتا نہیں ہے۔ البتہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ نماز میں یا نماز کے بعد والدین کی مغفرت کے لئے دعا کی جائے یا جو بھی دعا نفع بخش ہو مانگی جائے۔

چوتھا باب

قرآن سے دوا علاج اور جھاڑ پھونک کا بیان

س : قرآن پاک کے ذریعہ دوا علاج اور جھاڑ پھونک کی اجازت ہے یا نہیں ؟ نیز چاروں قل یا دوسری آیات لکھ کر گلے یا بدن کے دوسرے حصے پر باندھی جاسکتی ہے یا نہیں ؟

ج :۔ قرآن پاک کے ذریعہ دوا علاج اور جھاڑ پھونک کرنا جائز ہے جیسا کہ صحیحین کی روایت سے پتہ چلتا ہے ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ چند صحابہ کرام کہیں سفر میں تھے ایک روز شام کے وقت عرب کے کسی قبیلہ کے پاس ٹھہرے اور قبیلہ والوں سے کہا کہ ہمیں اپنا مہمان بنا لو ان لوگوں نے مہمان بنانے سے انکار کردیا۔ رات میں قبیلہ کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈنک مار دیا۔ حتی المقدور ان لوگوں نے دوا علاج کیا مگر اسے کچھ فائدہ نہ ہوسکا چنانچہ مجبور ہو کر اپنے سردار کو صحابہ کرام کے پاس لائے اور عرض کیا کہ ہمارے سردار کو کسی جانور نے کاٹ لیا ہے ہم نے بڑا علاج کیا مگر فائدہ نہ ہوسکا اب اگر آپ لوگوں کے پاس کچھ ہو تو کرو تو بعض صحابہ کرام نے کہا کہ ہمارے پاس اس کا علاج جھاڑ پھونک ہے مگر تم لوگوں نے ہمیں اپنا مہمان نہیں بنایا

اس لئے اجرت لئے بغیر ہم نہیں جھاڑیں گے چنانچہ اجرت میں چند بکریوں پر اتفاق ہو گیا ایک صحابی سورۂ فاتحہ پڑھ پڑھ کر دم کرنے لگے تھوڑی دیر بعد وہ آدمی شفایاب ہو کر چلنے لگا جیسے کہیں بندھا ہوا تھا پھر چھوڑ دیا گیا ہو صحابی نے کہا کہ اب تم لوگ اپنا وعدہ پورا کرو جس پر اتفاق ہوا تھا بالآخر وعدے کے مطابق اس قبیلہ کے لوگوں نے چند بکریاں دے دیں اب صحابہ کرام کہنے لگے کہ لاؤ آپس میں بکریاں تقسیم کر لیں لیکن جس صحابی نے دم کیا تھا کہنے لگے ابھی مت تقسیم کرو ان بکریوں کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے چلو پہلے پوچھ لیا جائے چنانچہ صحابہ کرام بکریاں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہونچے اور پورا واقعہ بیان فرمایا پورا قصہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے والے صحابی سے پوچھا کہ تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ جھاڑ پھونک والی سورت ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا ان بکریوں میں میرا بھی حصہ لگاؤ مذکورہ حدیث قرآن کے ذریعہ علاج کرنے پر دلالت کر رہی ہے البتہ قرآنی آیات لکھ کر لٹکانا علماء کے اقوال کی روشنی میں ناجائز ہے جس کے بارے میں " لجنة دائمة " سے فتوی شائع ہو چکا ہے۔

س :۔ بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ تعویذ لکھ کر بیماروں، پاگلوں اور آسیب زدہ لوگوں کو پہناتے ہیں اور ان تعویذوں میں قرآنی آیات واحادیث کے حروف کی گنتیاں ہوتی ہیں ہم نے بارہا انھیں نصیحت کی اور اس حرکت سے روکا لیکن یہ کہہ کر انھوں نے سرے سے انکار کردیا کہ قرآنی آیات واحادیث لکھنا ممنوع نہیں ہے جب کہ تعویذ پہننے والے بسا اوقات ناپاک بھی ہوتے ہیں مثلاً حیض ونفاس والی عورتیں نیز مجنون اور معتوہ اور چھوٹے بچے جنھیں عقل وتمیز بھی نہیں ہوتی ہے کہ طہارت کیسے حاصل کی جائے تو کیا یہ عمل جائز ہے؟

ج :۔ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک، صحیح اوراد و وظائف کے ذریعہ جھاڑ پھونک کی اجازت دی ہے بشرطیکہ جن الفاظ و حروف کے ساتھ دم کیا جارہا ہے وہ شرکیہ الفاظ نہ ہوں نیز ان کا معنی و مفہوم سمجھ میں آرہا ہو جیساکہ صحیح مسلم کی روایت سے پتہ چلتا ہے عوف بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ہم زمانۂ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے ایک دن رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں پوچھا کہ ہم جھاڑ پھونک کس طرح کریں تو آپ نے فرمایا کہ جن کلمات کے ذریعہ جھاڑ پھونک

کرتے ہو مجھے سناؤ جھاڑ پھونک میں جب تک شرکیہ کلمات نہ ہوں کوئی حرج نہیں ہے جھاڑ سکتے ہو جھاڑ پھونک اگر مذکورہ طریقے پر ہو تو اس کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ جھاڑ پھونک کرنے والا اس بات کا کامل یقین رکھے کہ جھاڑ پھونک بذات خود اثر انداز نہیں ہو سکتا ہے جب تک اللہ نہ چاہے لیکن گلے میں کسی چیز کا لٹکانا یا بدن کے کسی حصے پر باندھنا اگر غیر قرآن سے ہے تو حرام بلکہ شرک ہے جیسا کہ عمران بن حصینؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پیلے رنگ کا دھاگا بندھا ہوا دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے ؟ تو اس آدمی نے کہا کہ کمزوری کی وجہ سے پہن رکھا ہوں اللہ کے نبی نے فرمایا کہ اسے نکال کر پھینک دو کیونکہ یہ دھاگا تمہاری کمزوری کو اور بڑھائے گا اور اگر اسی طرح باندھے ہوئے مر گئے تو کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ دوسری روایت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تمیمہ لٹکایا اللہ اس کا مقصد نہ پورا کرے۔ جس نے سیپ وغیرہ لٹکایا اللہ اس کی بھی مراد پوری نہ کرے بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تمیمہ لٹکایا بے شک اس نے

شرک کیا۔

ابو داؤدؒ کی ایک روایت جس کے راوی عبداللہ بن مسعودؓ ہیں ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے میں نے سنا کہ یہ تعویذ گنڈہ اور تولہ سب شرک ہے اور اگر تعویذ و تمیمہ قرآن سے لکھی گئی ہے تب بھی چند وجوہ واسباب کی بناء پر پہننا منع ہے۔ پہلی وجہ تو یہ کہ تعویذ گنڈے کی ممانعت والی احادیث عام ہیں یعنی تعویذ گنڈہ وغیرہ پہننا مطلقاً ممنوع ہے چاہے قرآن سے لکھی گئی ہو یا غیر قرآن سے اب ان عام احادیث کو خاص کرنے والی کوئی دوسری حدیث نہیں ہے اس لئے بلا وجہ قرآن وغیر قرآن کے درمیان امتیاز کرنا بے سود ہے، دوسری وجہ یہ کہ تعویذ گنڈے کے نام پر پائی جانے والی بدعات کے دروازوں کو بند کرنے کے لئے مطلقاً ممنوع کیا گیا ورنہ اگر قرآن سے لکھی گئی تعویذ وغیرہ کی اجازت دے دی جاتی تو اسی کی آڑ میں غیر قرآن سے بھی تعویذیں لکھی جاتیں جو حرام وشرک ہیں۔ تیسری وجہ یہ کہ قرآنی آیات جسم پر باندھ کر پاخانہ پیشاب وہمبستری وغیرہ کے لئے جانے پر قرآن پاک کی بڑی بے حرمتی ہوتی ہے اس لئے قرآن پاک سے بھی لکھی ہوئی تعویذ وغیرہ پہننا ممنوع ہے۔ رہا سوال بعض

سورتوں یا چند آیات کا کسی تختی یا کچے برتن اور کاغذ وغیرہ پر لکھ کر زعفران اور پانی سے دھل کر برکت حاصل کرنے یا مال ودولت صحت وعافیت اور حصول علم کی غرض سے پینا تو اس سلسلے میں نبی ﷺ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے کہ آپ نے بذات خود ایسا کیا یا صحابہ کرام میں سے کسی کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہو اور ہمارے علم کی حد تک کوئی حدیث یا صحیح اثر نہیں مل رہی ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ کسی صحابی نے ایسا کیا ہے یا بعد میں آنے والوں کو رخصت دی ہو لہذا ایسے امور کا چھوڑ دینا ہی بہتر ہے۔ اور شریعت مطہرہ نے قرآن پاک نیز اللہ کے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جھاڑ پھونک کا جو طریقہ بتادیا ہے وہی کافی ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ سے ثابت شدہ دعائیں اور ذکر واذکار جن کا معنیٰ ومفہوم سمجھا جاسکتا ہے اور شرک کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا ہے انھیں کے ذریعہ اللہ کا تقرب حاصل کرنا چاہئے اس امید کے ساتھ کہ اللہ پاک ہر طرح کی بلاو مصیبت دور کردے گا اور نفع بخش علم سے نوازے گا۔ اگر دنیا میں دعا قبول نہیں ہوئی تو آخرت میں اجر وثواب سے نوازے گا۔" وباللہ التوفیق"

س :۔ میں بیماروں کو قرآنی آیات لکھ کر پانی میں گھول کر پلاتا

ہوں میرا یہ عمل جائز ہے یا ناجائز؟

ج :۔ رسول اللہ ﷺ سے ثابت یہ ہے کہ قرآنی آیات پڑھ کر بیمار شخص پر دم کیا جائے اسی کا نام شرعی جھاڑ پھونک ہے، جو نبی ﷺ سے وارد ہے اسی طرح اس بیمار شخص پر انھیں کلمات کے ذریعہ دم کیا جائے جن کلمات سے رسول ﷺ دم کیا کرتے تھے وہ الفاظ یہ ہیں

"اعيذك بكلمات الله التامات من شرما خلق باسم الله ارقيك من كل داء يوذيك ومن شركل نفس وعين حاسد الله يشفيك ربنا الله الذى فى السماء تقدس اسمك امرك فى السماء والارض كمارحمتك فى السماء اجعل رحمتك فى الارض اغفرلنا ذنوبنا وخطايانا وانت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفاء من شفائك"

میں تمہیں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعہ پناہ دلا رہا ہوں ہر اس شر سے جو اس نے پیدا کیا اللہ کے نام کے ساتھ ہر اس بیماری سے تمہیں جھاڑ رہا ہوں جو تکلیف پہونچا رہی ہے نیز ہر نفس اور نظر بد کے شر سے، اللہ تمہیں شفاء دے ہمارا رب اللہ ہے جو آسمان میں ہے اے اللہ تیرا نام پاکیزہ ہے تیرا حکم آسمان و زمین دونوں میں چلتا ہے آسمان

میں جس طرح تیری رحمت ہے زمین پر بھی اپنی رحمت نازل فرما اے اللہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے تو نیکو کار لوگوں کا رب ہے اے اللہ تو اپنی رحمت اور اپنی طرف سے شفا نازل فرما۔

مذکورہ دعا اور اسی جیسی دوسری شرعی دعاؤں کے ذریعہ بیمار شخص پر دم کیا جائے جو نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ رہا سوال قرآن پاک کو کسی پتی یا برتن وغیرہ میں لکھ کر دھلا جائے پھر وہی پانی مریض کو پلایا جائے تو اگرچہ بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے کیونکہ اسے بھی شرعی جھاڑ پھونک سمجھتے ہیں لیکن افضل و بہتر طریقہ وہی ہے جو اوپر بیان کا گیا کہ مریض کو بذات خود قرآنی آیات اور وارد شدہ اذکار و اوراد پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے یا کوئی دوسرا شخص پڑھ کر بیمار شخص پر دم کرے یا زیادہ سے زیادہ پانی میں دم کر کے مریض کو پلا دیا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

س:۔ ایسے شخص کے بارے میں آپ کا خیال ہے جس نے کسی نیک اور صالح آدمی سے قرآن کی بعض آیات درخت کی پتیوں یا برتن پر لکھوا کر پانی میں ڈال دیا پھر جب قرآنی آیات مٹ کر پانی میں مل گئے تو اس پانی کو دن میں تین بار مریض کو پلا رہا ہے اور سمجھتے ہوئے

پانی کو مریض کے جسم کے اس حصے پر مل رہا ہے جہاں درد و تکلیف کا احساس ہے؟

ج :۔ افضل یہ ہے کہ انسان اپنے مریض بھائی پر قرآنی آیات کو پڑھ کر دم کرے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور شرعی جھاڑ پھونک اسی کو کہتے ہیں زیادہ سے زیادہ قرآن پڑھ کر پانی میں دم کر کے پلا جا سکتا ہے۔

س :۔ قرآنی آیات یا اللہ کے اسماء حسنیٰ کو لکھ کر پانی میں گھول کر کسی فائدے کے حصول یا مرض سے شفایاب ہونے کی غرض سے پلانے کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

ج :۔ علاج کرنے والے کے لئے مناسب ہے کہ قرآنی آیات کو پڑھ کر مریض پر دم کرے یہی طریقہ بہتر و افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین ایسا ہی کرتے تھے۔ نیز پانی میں دم کر کے بھی مریض کو پلانا جائز و درست ہے کیونکہ اس سلسلے میں بعض روایات مل رہی ہیں البتہ کسی پاک چیز مثلاً برتن یا درخت کی پتیوں پر آیات لکھ کر پھر پانی میں گھول کر پلانا اگرچہ بعض اسلاف مثلاً امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ابن تیمیہ اور ابن القیم رحمہ اللہ وغیرہ نے اجازت دی ہے جیسا کہ مجموعہ فتاویٰ اور زاد المعاد وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے مگر اس کا

ترک کر دینا ہی اولی وافضل ہے کیونکہ روایات اس سلسلے میں نہیں مل رہی ہیں۔

پانچواں باب

گردن میں تعویذ و گنڈہ لٹکانا اپنی حفاظت کی غرض سے

س :۔ کسی انسان کی ہمدردی کے حصول یا اپنی حفاظت کی غرض سے قرآنی آیات لکھ کر ساتھ میں رکھنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج :۔ علماء کے صحیح اقوال کی روشنی میں قرآن کو کسی کتبہ کی شکل میں لکھ کر تعویذ بنا کر لٹکانا جائز نہیں ہے کیونکہ قرآن اس مقصد کے لئے نازل نہیں ہوا ہے ۔ بلکہ وارد شدہ احادیث کی روشنی میں صرف بیمار آدمی پر قرآن پڑھ کر دم کیا جائے اس کے علاوہ کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر تعویذ اور گنڈے کی شکل میں لٹکانا ناجائز ہے کیونکہ اسکے جواز پر کوئی دلیل نہیں ہے۔ نیز اس میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور اس کی آڑ میں غیر مفہوم و شرکیہ کلمات کے ذریعہ تعویذ وغیرہ لکھنے کا دروازہ کھل جائے گا اور جب یہ دروازہ کھل جائے گا تو لوگ صرف قرآنی آیات لکھنے پر اکتفا نہیں کریں گے بلکہ خطرناک و شرکیہ الفاظ لکھ

کرباندھنے کا عام رواج ہو جائے گا جیسا کہ جاہلوں اور بدعتیوں کے یہاں دیکھا جارہا ہے لہذا اس دروازے کا بند کر دینا ہی مناسب ہے۔

س :۔ قرآنی آیات سے تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا شرک ہے یا نہیں؟

ج :۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تعویذ گنڈہ اور گھونگھا وغیرہ لٹکانا شرک ہے عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تمیمہ یعنی گنڈہ لٹکایا اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے جس نے سیپ اور گھونگھا پہنا اللہ اسے بھی مقصد میں کامیاب نہ کرے۔ ایک دوسری روایت یوں ہے کہ جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا اس موضوع کی اور بہت سی روایات ہیں جو طوالت کی وجہ سے چھوڑ دی گئیں ہیں۔ تمیمہ ہر اس چیز کا نام ہے جسے شیطان و جن نیز نظر بد یا بیماری سے بچنے کی غرض سے بچوں اور بڑوں کو پہنائی جاتی ہے بعض لوگ اسے حرز اور بعض جامعۃ کہتے ہیں۔ تمیمہ دو طرح کی ہوتی ہے (۱) ایک تو وہ جس میں شیطان و جنوں کا نام یا ہڈی و گرجوا یا کسی مجسمہ کا نام ہوتا ہے اور یہ حروف کٹے ہوتے ہیں تمیمہ کی یہ قسم بلا شبہ حرام و ناجائز ہے کیونکہ اس کے حرمت پر دلائل کی بھرمار ہے بلکہ

شرک اصغر کے قبیل سے ہے اور اگر تمیمہ لٹکانے والا یہ اعتقاد کر بیٹھے کہ یہی چیز اسے ہر طرح کی بیماری اور جن و شیطان کے شر سے بچاتی ہے اور ہر طرح کے ضرر کو روکتی ہے تو پھر اسکا شمار شرک اکبر میں ہوگا ۔(۲) تمیمہ کی دوسری قسم جو قرآنی آیات و دعائے نبویہ سے لکھ کر لٹکائی جائے تو اس تمیمہ کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے بعض نے اس کی اجازت دی ہے یہ کہتے ہوئے کہ رقیہ شرعیہ کے جنس سے یہ بھی ہے اور بعض علماء نے اس سے روکا ہے بلکہ حرمت تک کا فتوی دے دیا ہے۔ فریق ثانی کے پاس دو ٹھوس دلیلیں ہیں (۱) پہلی دلیل تو یہ کہ تمیمہ سے روکنے سے متعلق ساری احادیث عام ہیں بلکہ عمومیت کے ساتھ اسے شرک کہا گیا۔ اس لئے تمیمہ کے بعض اجزاء کو جواز کے ساتھ خاص کرنا ناجائز ہے جب تک کہ جواز پر کوئی شرعی دلیل نہ ہو حالانکہ عمومیت احادیث کو خاص کرنے پر سرے سے کوئی دلیل نہیں ہے لہذا معلوم ہوا کہ تمیمہ کی دونوں قسمیں حرام و ناجائز ہیں کیونکہ ان کی حرمت و عدم جواز کے سارے دلائل عام ہیں تمیمہ کی حرمت کے قائلین کی دوسری دلیل یہ ہے کہ شرک کے سارے وسائل و ذرائع کو بند کرنے کے لئے قرآنی آیات سے لکھی گئی تمیمہ کو

بھی حرام وناجائز قرار دیا گیا۔ کیونکہ اگر اسکی اجازت دے دی جاتی تو پھر اس کی آڑ میں غیر قرآنی وشرکیہ کلمات بھی لکھ کر لوگ اپنی اپنی دوکانیں کھول کر بیٹھ جاتے اور اسلامی شریعت میں یہ بڑا نازک مسئلہ ہے کیونکہ اگر جائز تمیمہ ممنوع کے ساتھ خلط ملط ہو جاتا تو پھر دونوں کے درمیان تمیز کرنا بڑا دشوار ہوتا اس لئے اس دروازے کو بند کر دینا ہی بہتر ہے مذکورہ بحث کی روشنی میں یہ بھی جاننا چاہیے کہ جب قرآن یا غیر قرآن سے تعویذ وغیرہ لکھنے کی اجازت نہیں ہے پھر ان تعویذ وگنڈوں کی خرید وفروخت بدرجہ اولی حرام وناجائز ہے لہذا مسلمانوں کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

س :۔ میرے پاس دارالحدیث مدینہ منورہ کے بعض طالب علم ایک ایسا نسخہ لے کر آئے جس میں صرف چند سورتیں تھیں سورہ کہف، سورہ سجدہ، سورہ یٰسین، سورہ فصلت، سورہ دخان، سورہ واقعہ، سورہ حشر اور سورہ ملک ان آٹھ سورتوں پر مشتمل ایک کتابچہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ نجات دلانے والی سورتیں ہیں اور حرم مکہ ومسجد نبوی میں انہیں بڑی تعداد میں تقسیم کیا گیا ہے کیا اس طریقہ پر بعض سورتوں کی تخصیص نیز نجات دلانے والی سورتاں کا نام رکھا جاسکتا ہے ؟

ج :۔ پورا قرآن پاک اس کی ساری سورتیں اور آیات سینے کی ہر بیماری کا علاج و شفاء ہیں مومنوں کے لئے رحمت و ہدایت اور جس نے قرآن کو مضبوطی سے تھام لیا اس کے لئے باعث نجات اور کفر وضلال نیز دردناک عذاب سے چھٹکارا دلانے والا ہے رسول اللہ ﷺ نے تو اپنے قول و فعل سے جھاڑ پھونک کے جواز کو بیان کر دیا ہے لیکن آپ ﷺ سے مذکورہ آٹھوں سورتوں کی تخصیص پر کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے اور نہ آپ ﷺ نے "منجیة" نجات دلانے والی سورت نام رکھا ہے آپ ﷺ سے صرف اتنا ثابت ہے کہ قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس تین بار پڑھ کر ہتھیلی پر دم کر کے پورے بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچتا تھا پھیر لیا کرتے تھے۔ اسی طرح ابو سعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سردار کے اوپر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور آپ نے ابو سعید خدریؓ کی تصدیق کی نیز سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنے کی ترغیب دلائی یہ کہتے ہوئے کہ شیطان اس رات اس کے قریب نہیں آئے گا اس کے علاوہ کسی سورت کی تخصیص پر کوئی ثبوت نہیں مل رہا ہے لہذا جو شخص ان مذکورہ سورتوں کو خاص کر کے انہیں نجات دلانے والی سورۃ تصور کرے گا وہ جاہل اور

بدعت ایجاد کرنے والوں میں سے شمار کیا جائے گا اسی طرح جو شخص ان سورتوں کو مذکورہ ترتیب کا لحاظ کرتے ہوئے قرآن سے الگ کرکے مستقل ایک کتابچہ کی شکل میں بقیہ قرآن کو چھوڑ کر شائع کرے گا وہ بھی قصوروار اور سنت رسول کا نافرمان و مخالف ہوگا کیونکہ ایسا کرکے اس نے مصحف عثمانی کی ترتیب کی مخالفت کی ہے کہ جس مصحف پر سارے صحابہ کا اجماع و اتفاق تھا نیز قرآن پاک کے اکثر حصوں کو چھوڑنے اور بعض سورتوں کے خاص کرنے (کہ جنہیں نبی ﷺ اور صحابہ نے خاص نہیں کیا تھا) کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ ایسا عمل کرنے سے روکا جائے اور جو نسخے چھپ چکے ہیں ان پر پابندی لگائی جائے تاکہ منکر کا ازالہ ہو سکے۔

چھٹا باب

قبروں پر قرآن پڑھنا بدعت ہے

س :۔ کیا قبر پر قرآن پڑھ کر میت کے لئے دعا کرنا دعا کرنے کی نوعیت کیسی ہو ؟ کیا قبر پر رویا بھی جا سکتا ہے میت کی طرف سے نماز وروزہ رکھنا درست ہے ؟ ہم لوگ قرآن پڑھ کر اس کا ثواب میت کو

پہونچاتے ہیں اگر فوت شدہ انسان اپنا دوست یا قریبی رشتہ دار ہے تو کیا ہیک وقت اسکی اور اپنی طرف سے حج بھی کیا جا سکتا ہے؟

ج :۔ کیا قبروں پر قرآن پڑھنا بدعت ہے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اسکا ثبوت نہیں ملتا ہے اس لئے ہمیں اپنی طرف سے اس بدعت کی ایجاد کرنے کا کوئی حق نہیں پہونچتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے امام نسائیؒ نے یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے لہذا مسلمانوں پر ضروری ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین کے نقش قدم کی پیروی کریں تا کہ ہدایت و بھلائی پر قائم رہیں اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہترین بات اللہ کے کتاب اور اچھا راستہ نبی ﷺ کا راستہ ہے۔

رہا سوال میت کے لئے دعا کرنے کا تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جو دعا میسر ہو میت کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر مانگنی چاہیئے مثلاً دعا کرنے والا اس طرح کہے اللھم اغفر له اللھم ارحمه اللھم قه عذاب النار اللھم ادخله الجنة اللھم افسح له فی قبره

ترجمہ :۔اے اللہ تو بخش دے اس پر رحم فرما اسے جہنم کی آگ سے بچالے اے اللہ تو اسے جنت میں داخل کر دے اس کی قبر کشادہ کر دے یا اس جیسی دوسری دعائیں مانگی جائیں۔

لیکن کوئی انسان کسی قبر کے پاس جاکر اپنی حاجت روائی کی دعا کرتا ہے تو یہ بھی بدعت ہے کیونکہ دعا کرنے کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں کی جاسکتی جب تک کسی مکان کی تخصیص پر کوئی نص نہ وارد ہو اور دعا کے لئے کسی جگہ کی تخصیص پر قرآن واحادیث میں کوئی نہیں مل رہی ہے لہذا معلوم ہوا کہ قبروں کو دعا کے لئے خاص کرنا بدعت ہے۔

رہا سوال میت کی طرف سے نماز روزہ قرآن کی تلاوت ودیگر عبادات تو چار قسم کی عبادتوں کا ثواب میت کو پہونچتا ہے اس پر سارے علماء کا اجماع واتفاق ہے وہ چاروں عبادتیں یہ ہیں (۱) میت کے حق میں دعا کرنا (۲) میت کی طرف سے صدقہ کرنا (۳) میت کی طرف سے گردن آزاد کرنا (۴) وہ عبادات جس میں نیابت لازم ہے مثلا روزہ وغیرہ جو عبادت مذکورہ عبادات کے علاوہ ہیں اس کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض لوگوں کے نزدیک مذکورہ چاروں عبادتوں کے علاوہ کسی بھی عمل صالح کا فائدہ میت کو نہیں پہونچتا مگر

صحیح بات یہ ہے ۔کہ میت اگر مومن ہے تو اس کے لئے جو بھی نیک عمل کیا جائے اس کا ثواب اس کو پہونچے گا اور میت مستفید ہو گا۔ لیکن ہمارے خیال سے قریبی رشتے داروں کا نیک عمل کر کے میت کو اس کا ثواب پہونچانا شرعی امور میں سے نہیں ہے جس کا انسان سے تقاضہ کیا جائے بلکہ میری سمجھ سے انسان جب کسی عمل کا ثواب میت کو ہبہ کرے یا کوئی عمل کرتے وقت یہ نیت کرے کہ اس کا ثواب میری فلاں میت کے لئے ہے تو میت کو فائدہ پہونچے گا لیکن یہ چیز اس انسان سے طلب نہیں کی گئی ہے یا کم از کم اس کا اس طرح کرنا غیر مستحب ہو گا۔ اسکی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی امت کو اس طرح کرنے کی رہنمائی نہیں کی بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے اعمال کا دروازہ بند ہو جاتا ہے صرف تین چیزوں سے مرنے کے بعد بھی مستفید ہو تا رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے (۳) نیک اولاد کی دعا, اس حدیث میں نیک اولا کی دعا کا ذکر ہے آپ نے یہ نہیں کہا کہ نیک اولاد جو اپنے والدین کے لئے نیک عمل مثلا روزہ نماز ادا کرتا رہے۔ " او ولد صالح یدعوله " کہہ کر رسول نے ایک اہم نقطے کی طرف اشارہ

فرمایا ہے وہ یہ کہ میت کے لئے دعا کرنا ہی مفید و نفع بخش ہو سکتا ہے نہ کہ عبادت کر کے اس کا ثواب ہبہ کیا جائے کیونکہ اس دنیا میں نیک عمل کرنے والا انسان خود ہی ثواب کا محتاج ہوتا ہے اس لئے آدمی نیک عمل اپنے لئے اور اپنے مردوں کے لئے کثرت سے دعا کرے اس میں بھلائی نیز سلف صالحین کے نقش قدم کی پیروی ہو گی

س :۔ قبروں پر قرآن پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟ اولیاو صالحین کی زیارت کرنے والوں کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے جبکہ زیارت کے دوران اپنی صحت وعافیت مال ودولت کے حصول کے لئے اولیاء سے درخواست بھی کی جاتی ہے ؟

ج :۔ مذکورہ سوال میں دو باتیں ہیں (۱) پہلی بات تو یہ کہ قبروں پر قرآن پڑھنا جائز ہے یا ناجائز تو اس سلسلے میں بات گذر چکی ہے کہ بدعت ہے اور بدعت کہنے والے ہم آپ نہیں بلکہ نبی ﷺ کی ذات مبارکہ ہے جو ساری مخلوق میں اللہ کی شریعت کے سب سے زیادہ جانکار نیز مخلوق خدا میں زبان کے اعتبار سے سب سے زیادہ فصیح سب سے زیادہ امت کے خیر خواہ رب کے فرمان کو سب سے زیادہ جاننے والے آپ ﷺ نے فرمایا کل بدعة ضلالة یعنی ہر بدعت

گمراہی ہے۔ آپ کا یہ جملہ اتنا مکمل اور عام ہے کہ اس سے کسی طرح کی نئی ایجاد الگ نہیں ہو سکتی ہے یعنی ہر طرح کی بدعت گمراہی ہے۔

اب ایسے محکم اور بلیغ نص کے باوجود اگر کوئی شخص اس کی بے جا تفصیل و تفسیر کرنا چاہے تو اسے بہت دور کا سفر کرنا پڑے گا یعنی تحصیل لا حاصل ہو گی۔ لہٰذا معلوم ہوا کے قبروں پر قرآن پڑھنا بدعت ہے رسول اللہ کے عہد مبارک میں اس کا تصور تک نہیں تھا اور نہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اپنے قول و فعل سے جاری کیا۔ بلکہ صحابہ کرام کو آپ ﷺ قبروں کی زیارت کے آداب بتاتے ہوئے کہتے تھے کہ جب قبر ستان جاؤتو تو اس طرح کہو " السلام علیکم داروارقوم مومنین وانا شاء الله بکم لاحقون یرحم الله المستقدمین منا ومنکم والمستاخرین نئسل الله لنا ولکم العافیة لا تحرمنا اجرهم ولا تفتنابعدهم واغفرلنا ولهم "

ترجمہ اے مومن قوم کی بستی والو تم پر سلامتی ہو ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم میں اور تم میں سے جو پہلے آگئے یابعد میں آنے والے ہیں اللہ ان پر رحم فرمائے ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت اور سکون مانگتے ہیں۔ اے اللہ ان کے اجر

سے تو ہمیں محروم نہ کر اور ان کے بعد ہمیں کسی فتنے میں نہ ڈال۔ اے اللہ ہمیں اور انہیں تو بخش دے دوسری بات جو مذکورہ سوال میں شامل ہے وہ یہ کہ قبروں کے پاس جانا چاہے عام قبرستان ہو یا لوگوں کے گمان کے مطابق کسی ولی کی قبر ہو وہاں پہونچ کر ان سے کسی طرح کی مدد مانگنا اور ضروریات پوری کرنے کے لئے انہیں پکارنا اپنے اور پریشانیاں حل کروانے کی درخواست کرنا تو یہ شرک اکبر نیز قرآن کی آیت کے بمصداق مذہب اسلام سے خارج کر دینے والی چیز ہے اللہ تعالی نے فرمایا" من یدعوا مع اللہ الھا آخر لا برھان لہ بہ فانما حسابہ عندربہ انہ لایفلح الکافرون "جو شخص اللہ کے ساتھ دوسرے جھوٹے معبودوں کو پکارتا ہے اس کے لئے ان معبودوں کو معبود بنانے پر کوئی دلیل نہیں, یقیناً اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے یقیناً کافر کامیاب نہیں ہو سکتے اس آیت سے چند باتیں کھل کر سامنے آگئیں۔ پہلی بات تو یہ کہ جس نے بھی اللہ کے ساتھ کسی کو پکارا تو اس کے لئے کوئی برہان نہیں بلکہ اس کی بیوقوفی اور گمراہی پر اس کا یہی عمل دلیل ہے۔دوسری بات یہ کہ ایسے لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے تیسری بات یہ ہے کہ غیر اللہ کو پکارنے والا

ہر گز ہر گز کامیاب نہیں ہو سکتا چوتھی بات یہ کہ ایسا شخص کافر ہے کیوں کہ انہ لا یفلح الکافرون کہا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "ومن یرغب عن ملة ابراهیم الا من سفه نفسه" کے بموجب غیر اللہ کو پکارنے والا یقیناً بے وقوفی اور گمراہی کا شکار ہے رب کا ارشاد ہے "ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستحب له الی یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون" ترجمہ:۔اس شخص سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے علاوہ ایسے لوگوں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار نہیں سن سکتے بلکہ ان کی پکار سے وہ غافل ہیں۔بڑے تعجب کی بات ہے کہ وہ لوگ قبر والوں کے پاس جاتے ہیں حالانکہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ بے چارے قبر والے سڑ کر مٹی میں مل چکے ہیں ان کی ہڈیاں تک باقی نہیں ہیں وہ خود اپنی مدد نہیں کر سکتے اور جس حالت میں ہیں ایک ذرہ کے برابر اپنی خواہش کے مطابق اپنی حالت نہیں بدل سکتے یہ سب جاننے کے باوجود لوگ ان سے اپنی پریشانیاں دور کرنے کی درخواست کرتے ہیں اپنی ہر طرح کی ضروریات پوری کروانے کے لئے قبر والوں کو ایسے ایسے الفاظ کے ساتھ پکارتے ہیں کہ جن الفاظ وکلمات کے ساتھ صرف اللہ کو پکارنا

چاہئے ان لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر تعجب وافسوس ہوتا ہے اور یہ لوگ بھی اگر عقل وتدبر سے کام لے کر اپنی اس نازیبا حرکت کا جائزہ لیں تو خود سمجھ جائیں گے کہ یہ ہماری بے وقوفی ہے اور ہم کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کی حالت سدھار دے ان کا مذہب انھیں دکھا کر حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرکے اس پر ثابت رکھے۔

ایسے لوگوں سے میری گزارش ہے کہ اگر تم نفع پہونچانے والی دعا چاہتے ہو تو رب العالمین کی طرف پناہ پکڑو کیونکہ وہی پریشان حال کی دعا سنتا اور قبول کرتا ہے نیز ساری پریشانیوں کو دور کرتا ہے اس کے قبضہ قدرت میں ہر شئ کی ملکیت ہے وہی وہ ذات ہے جو اپنے ﷺ سے کہہ رہا ہے "واذا سألك عبادى عنى فانى قريب أجيب دعوة الداع اذا دعانى فليستجيبوا لى وليؤمنوا بى لعلهم يرشدون" (التوبۃ)

ترجمہ :۔ اور جب میرا بندہ میرے بارے میں آپ ﷺ پوچھے تو آپ کہہ دیجئے کہ میں بالکل قریب ہوں پکار نے والے کی پکار سن کر قبول کرتا ہوں مجھے پکار کر تو دیکھے۔لہذا میرے بندے میری

ہی دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ہی ایمان رکھیں شاید انھیں سیدھا راستہ مل جائے۔ اس کے باوجود اگر کسی کو یقین نہ ہو تو پھر تجربہ کر کے دیکھے بشرطیکہ سارے اوہام و خرافات و معبودان باطلہ سے رشتہ کاٹ کر صرف اللہ کی طرف متوجہ ہو کر عاجزی و گریہ وزاری کرتے ہوئے اخلاص و صدق کے ساتھ اللہ کی پناہ میں آجائے۔ اور گڑگڑا کر اللہ سے دعا کرے اور دعا کی مقبولیت کی امید بھی ہو اور ساتھ ساتھ یقین کامل ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی ایک ذرہ برابر نفع و نقصان نہیں پہونچا سکتا ہے اتنا سب کرنے کے بعد دیکھے اس کی دعا اللہ تعالی کس طرح قبول کرتا ہے اور اگر دعا کی مقبولیت میں تاخیر ہو رہی ہے تو اللہ کی ذات سے بدظن ہو کر یہ نہ کہہ بیٹھے کہ اللہ مجھ سے ناراض ہے اسی لئے دعا قبول نہیں ہوتی ہے بلکہ تاخیر کی صورت میں اسے یہ جان کر مطمئن ہو جانا چاہئے کہ اگر دنیا میں اس دعا کا پھل نہیں مل رہا ہے تو آخرت میں ضرور ملے گا اور دعا کی عدم مقبولیت میں اللہ کی کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہوگی۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ تو اولیاء کی قبروں کے پاس جاکر دعا کرتے اور ضروریات پوری کرنے کی درخواست کرنے سے روکتے ہیں حالانکہ بارہاایسا ہوتا ہے کہ کسی ولی کی قبر پر جاکر اپنی

ضروریات رکھی گئیں اور وہ ضروریات پوری کردی گئیں تو پھر ہمیں کسی مزار پر جاکر دعا کرنے سے کیوں منع کیا جارہا ہے ؟ تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ہم کامل یقین کے ساتھ جانتے ہیں کہ قبر پر جاکر جو بھی فائدہ حاصل کیا گیا ہے چاہے مشکلات کا حل یا رزق کی کشادگی اور اولاد کا عطا ہونا یہ سب قبر پر جانے یا اولیاء کو پکارنے سے نہیں ملا ہے بلکہ اللہ کے فیصلے اور اس کی مشیت سے حاصل ہوا ہے کیونکہ قرآن پاک ایسے لوگوں کو جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں گمراہ قرار دیتا ہے۔

" ومن اضل ممن یدعوا من دون الله من لا یستجیب له إلی یوم القیامة وهم عن دعائهم غافلون "اس شخص سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی پکار نہیں سن سکتے بلکہ ان کی پکار سے وہ غافل ہیں انھیں احساس تک نہیں کہ انھیں کوئی پکار رہا ہے ان اولیاء کا حال تو یہ ہے کہ خود اپنا فائدہ نہیں کر سکتے نہ اپنے اوپر آنے والے مصائب و پریشانیوں کو دور کر سکتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے "والذین یدعون من دون الله لا تخلقون شیئا وهم یخلقون" الآیۃ جو لوگ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارتے ہیں وہ ایک تنکا نہیں پیدا

کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں وہ مردہ ہیں زندہ نہیں انہیں یہ بھی شعور نہیں کہ وہ کب اٹھائیں جائیں گے قرآنی آیات اور مسلمانوں کے اجماع سے یہ بات مسلم ہے کہ یہ مردے ایک ذرہ کے برابر نفع نقصان نہیں کر سکتے چہ جائے کہ دوسروں کے لئے کچھ کریں لیکن اولیاء کی قبروں پر جانے سے اگر کچھ حاصل ہو گیا تو اسے اللہ کی طرف سے زبردست آزمائش سمجھنا چاہیئے اللہ تعالی تو بندوں کو مختلف طریقوں سے آزماتا ہے کبھی معصیت اور گناہ کے کاموں کو بندوں کے کئے بالکل آسان کر کے آزماتا ہے مثال کے طور پر بنی اسرائیل کا واقعہ لے لو کہ کس طرح اللہ نے انہیں آزمایا ان کی آزمائش اس طرح ہوئی کے اللہ تعالی نے انہیں سنیچر کے دن مچھلیوں کا شکار کرنے سے روک دیا تھا اب اس دن مچھلیاں بڑی کثرت سے پانی کے اوپر آگئیں اور دوسرے دنوں میں ایک مچھلی بھی دیکھائی نہیں دیتی تھی تو ان لوگوں نے ایک حلیہ یہ تلاش کیا کہ جمعہ کے دن جال وغیرہ لگادیا کرتے تھے پھر سنیچر کے دن مچھلیاں آآکر پھنس جاتیں پھر اتوار کو جاکر مچھلیوں اٹھالاتے رب العالمین کے حکم کی جب انھوں نے نافرمانی کی تو اس کا انجام کیا ہوا اللہ نے ان سے کہا "کونو قردة خاسئين" سب ذلیل بندر ہو

جاؤ۔ بڑی تفصیل سے قرآن نے اس واقعہ کو بیان فرمایا ہے اسی طرح صحابہ کرام کو بھی آزمایا گیا انکی آزمائش کا واقعہ یہ ہے یا ایھاالذین آمنو لیبلونکم الله بشئی من الصید تناله ایدیکم ورماحکم لیعلم الله من یخافه بالغیب "ترجمہ:۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ کچھ شکار کے ذریعہ تمہیں آزمائے گا کہ جس شکار کو تمہارے ہاتھ ونیزے حاصل کرلیں گے تمہاری آزمائش اس لئے ہوگی تاکہ اللہ جان لے کہ پوشیدہ طور پر اس سے کون ڈرتا ہے۔ صحابہ کرام حالت احرام میں تھے کہ اللہ نے شکار کی جانے والی چڑیوں کو بھیج دیا جنہیں آسانی سے یہ پکڑ سکیں تو زمین میں فساد مچانے والے بے صبرے لوگوں نے جو صحابہ کرام کے علاوہ تھے ان چڑیوں پر ہاتھ ونیزہ سب چلانا شروع کردیا اور چڑیاں زمین پر گرنے لگیں اب ان کا پکڑنا بالکل آسان ہوگیا حالانکہ یہ صرف آزمائش تھی لیکن صحابہ کرام جو اپنے زمانے کے سب سے بہترین انسان تھے اس شکار کو ہاتھ نہیں لگایا کیوں کہ ان کے دلوں میں اللہ کا خوف تھا۔ خلاصۂ کلام یہ کہ مشرکین جو قبر والوں کو پکارتے ہیں پھر اللہ کی قضاوقدر سے ان کی مرادیں پوری ہو جاتی ہیں بلاشبہ یہ اللہ کی طرف سے ابتلاء وامتحان ہے اللہ تعالیٰ ہمیں

سیدھا راستہ دکھا کر اس کی پیروی اور باطل کو باطل دکھا کر اس سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین۔

س :۔ جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کی تعزیت میں لاؤڈ اسپیکر سے قرآن کی قرأت کے ساتھ آوازیں بلند کی جاتی ہیں نیز اس کا جنازہ لے جاتے ہوئے لاؤڈ اسپیکر کے ساتھ قرآن پڑھتے ہوئے لوگ قبرستان جاتے ہیں اور یہ ایسا رواج بن گیا ہے کہ لوگ کسی کے مرنے پر ہی قرآن کھولتے ہیں بسا اوقات انسان قرآن سے بھی اکتاہٹ کا احساس کرتا ہے تو اس سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

ج :۔ بلاشبہ یہ عمل بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے دور میں اس کا رواج نہیں تھا البتہ انسان اگر اپنے طور پر قرآن کی تلاوت تدبر و تفکر کے ساتھ کرے تو اس کا غم و تکلیف ہلکی ہو سکتی ہے نہ کہ لاؤڈ اسپیکر پہ چیخ چیخ کر پڑھنے سے، اس طرح میت کے گھر والوں کا تعزیت کے لئے آنے والوں کے استقبال کے لئے جمع ہونا بھی ثابت نہیں ہے بلکہ بعض علماء نے اسے بھی بدعت کہا ہے اس لئے تعزیت قبول کرنے کے لئے میت والوں کا اکٹھا ہونے سے پرہیز کرنا چاہئے بلکہ ایسے موقع پر اپنے دروازوں کو بند کر لیں تو بہتر ہے ہاں

اتفاقیہ طور پر اگر کوئی شخص بازار یا راستے میں مل جائے یا متعارفین میں سے کوئی شخص اچانک آجائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن اہتمام کے ساتھ تعزیت کے لئے میت کے گھر جمع ہونا اور میت کے گھر والوں کا استقبال کرنا تو یہ چیز نبی ﷺ کے دور میں نہیں تھی۔ حتی کہ میت کے گھر جمع ہونے اور ان آنے والوں کے کھانے پینے کو صحابہ کرام نوحہ وماتم میں شمار کرتے تھے۔ اور نوحہ کے بارے میں تو معلوم ہی ہے کہ وہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور بیٹھ کر سننے والی اور ہائے ہائے کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے لہذا سارے مسلمان بھائیوں کے لئے میری طرف سے یہ نصیحت ہے کہ یہ ساری نئی ایجادات چھوڑ کر سچے مسلمان بن جائیں کیونکہ یہی چیز اللہ کے نزدیک ان کے حق میں نیز میت کے حق میں بہتر ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ میت کو اس کی قبر میں اس کے گھر والوں کے رونے اور اس پر نوحہ وماتم کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے عذاب کی نوعیت یہ ہوتی ہے کہ رونے کی وجہ سے اس میت کو تکلیف ہوتی ہے اللہ کی طرف سے کوئی عذاب نہیں ہوتا ہے کیونکہ غلطی کرے کوئی اور سزا بھگتے دوسرا۔ اللہ نے تو کہہ دیا ہے کہ کوئی کسی

کابوجھ نہیں اٹھائے گا اور حدیث مذکور میں عذاب غم وتکلیف کے معنی میں ہے جیساکہ سفر کے بارے میں کہا گیا "السفر قطعة من العذاب" یعنی سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے عربی زبان میں بھی عذبنی ضمیری بولا جاتا ہے یعنی میرے نفس نے مجھے تکلیف پہونچایا بالکل اسی طرح حدیث مذکور میں عذاب الم وتکلیف کے معنی میں ہے حاصل کلام یہ کہ سارے مسلمانوں سے گزارش ہے کہ اس طرح کے سارے رسم ورواج کو چھوڑ دیں تاکہ وہ اللہ سے دور نہ ہوں اور نہ اپنے مردوں کو تکلیف پہونچائیں۔

س :۔ قبروں پر قرآن پڑھنا اور میت کے گھر میں کم سے کم تین دنوں تک قرآن پڑھنا کیسا ہے ؟

ج :۔ قبروں پر قرآن پڑھنا حرام وناجائز ہے اور علماء کے اقوال کی روشنی میں صحیح بات یہ ہے کہ میت کو اس کا ثواب بالکل نہیں ملے گا بلکہ یہ بدعت ہے قرآن کی تلاوت تو محض بدنی عبادت ہے لہذا میت کے حق میں پڑھنے پر کسی طرح کی بھی اجرت لینا ناجائز ہے اور کرائے پر لاکر پڑھانا بھی ناجائز ہے ایسی حالت میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے والوں کو کوئی ثواب نہیں ملے گا بلکہ دونوں گنہگار ہوں گے۔

ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ کرائے پر قرآن پڑھ کر میت کو اس کا ثواب ہبہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ائمہ میں سے کسی نے نہیں کیا ہے ہاں علماء سلف کا قول ہے کہ اجرت پر قرآن پڑھنے والے کو سرے سے کوئی ثواب نہیں ملتا پھر وہ میت کی طرف اس ثواب کو کیسے منتقل کرے گا، صحیح بات یہ ہے کہ کسی بھی عبادت کے کرنے سے پہلے دو چیزیں دیکھ لی جائیں (۱) اگر مذکورہ دونوں چیزیں نہیں پائی گئیں تو وہ عبادت قابل قبول نہیں کوئی بھی عبادت اس وقت تک نہ کی جائے جب تک کہ اس پر دلیل شرعی نہ ہو اللہ نے فرمایا اطیعوا الله واطیعوا الرسول اللہ ورسول کی اطاعت کرو۔ (۱) خلوص نیت (۲) وہ عبادت نبی وصحابہ کے طریقے پر ہو نبی کا ارشاد ہے "من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد" دوسری روایت جس میں آپ نے فرمایا "من احدث فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد" مذکورہ دونوں حدیثوں کا ایک ہی مفہوم ہے کہ جس نے دین میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جس پر نبی کی تصدیق نہیں ہے تو وہ ایجاد کی ہوئی چیز ایجاد کرنے والے کے منھ پر ماردی جاتی ہے۔

مذکورہ سوال میں سائل نے جس کے بارے میں سوال کیا ہے

میرے علم کی حد تک نبی یا کسی ایک صحابی نے ایسا نہیں کیا ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ سب سے بہترین راستہ نبی ﷺ کا راستہ اور سب سے بدترین چیز دین میں نئی ایجاد ہے۔ نیز ہر طرح کی بھلائی نبی ﷺ کی اطاعت و پیروی میں ہے لیکن ساتھ ساتھ اخلاص نیت بھی ہو ارشاد ربانی ہے۔ "بلى من اسلم وجهه لله وهو محسن فله اجره عند ربه ولا خوف عليهم ولاهم يحزنون" جس نے اپنے آپ کو اللہ کا مطیع و فرماں بردار بنادیا اس حال میں کہ وہ خلوص نیت والا ہے تو اس کے لئے اس کے رب کے پاس اجر و ثواب ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے کوئی خوف ودہشت نہیں نہ وہ رنجیدہ ہوں گے اور ہر طرح کی برائی نبی ﷺ کی مخالفت اور کوئی بھی عمل غیر اللہ کے لئے کرنے میں ہے۔ اسی طرح میت کے گھر میں کم سے کم تین دن یا اس سے زیادہ بیٹھ کر میت کے حق میں قرآن پڑھنا بھی ناجائز ہے وصلى الله على نبينا محمد صلى الله عليه وسلم۔

ساتواں باب

تلاوت قرآن پاک کے بعد صدق اللہ العظیم کہنا

س :۔ قرآن کی تلاوت کے آخر میں صدق اللہ العظیم کہنا کیسا ہے ؟

ج :۔ قرآن کی قرات کے آخر میں صدق الله العظيم کہنا بدعت ہے کیونکہ نبی ﷺ خلفائے راشدین ودیگر صحابہ کرام اور سلف صالحین نے ایسا نہیں کیا ہے جب کہ وہ لوگ بڑی کثرت سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے نیز قرآن پاک کی عظمت و تقدس کا پاس ولحاظ رکھتے تھے۔لہذا آج کے دور میں صدق الله العظيم کہنا اور قرآت کے بعد اس کا اہتمام کرنا نئی ایجاد ہے جسے بدعت کے علاوہ کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد"جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر میرا کوئی حکم نہیں ہے وہ عمل مردود ہے یعنی عمل کرنے والے کے منھ پر مار دیا جائے گا نبی ﷺ خلفاء راشدین سلف صالحین نے تلاوت قرآن کے آخر میں نہ تو صدق اللہ العظیم کہا ہے نہ ہی اس کلمے اہتمام والتزام کیا ہے اب اگر کوئی قاری اس جملے کا اہتمام کر کے ہمیشہ پابندی کے ساتھ ہر تلاوت

کے آخر میں تلاوت قرآن کے لوازمات میں سے سمجھ کر کہتا ہے تو وہ ایسی بدعت کا ارتکاب کرتا ہے کہ جس کے بارے میں اللہ نے کوئی دلیل نہیں نازل کی لیکن اگر قرآن پڑھتے پڑھتے کسی آیت پر غور و تدبر کرنے لگا اس آیت نے اس کے دل میں کوئی اثر ڈال دیا پھر بلا تکلف صدق اللہ العظیم کہہ بیٹھا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اللہ کا فرمان ہے "قل صدق الله فاتبعوا ملة ابراهيم "دوسری جگہ فرمایا "ومن اصدق من الله حديثا" نبی ﷺ نے بھی فرمایا" فان اصدق حديث كتاب الله "پس کسی خاص موقع پر صدق الله العظيم کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ہر تلاوت کے بعد صدق اللہ العظیم کہنے کی عادت اور رسم بنا لینا اور تلاوت قرآن کے آداب و احکامات میں سے اسے سمجھ لینا غلط ہے کیونکہ اس کے اثبات میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ نیز ہمیشگی کرنا تو بدعت بتایا ہی گیا ہے تلاوت قرآن کے آداب و احکام میں سے یہ ہے کہ قرات شروع کرنے سے پہلے اعوذ بالله من الشيطان الرجيم پڑھیں کیونکہ قرآن نے اعوذ بالله پڑھنے کی تاکید کی ہے اس کے بعد بسم الله الرحمن الرحيم پڑھ کر قرآن شروع کریں سورۃ برات کے علاوہ ہر سورۃ کے شروع میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے گی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا عمل تھا۔ البتہ تلاوت کے آخر میں کسی مخصوص ذکر کا ثبوت نہیں ملتا ہے نہ صدق اللہ نہ اس کے علاوہ اور کچھ۔

آٹھواں باب

قرآن پاک چومنا

س :۔ بعض لوگوں کو قرآن پاک چومتے ہوئے میں نے دیکھا ہے اس طرح دو آدمی ملاقات کے وقت ہر ایک دوسرے کو چومتا ہے۔ قرآن چومتے ہوئے نہ تو میں نے سنا تھا اور نہ کبھی دیکھا تھا تو اس سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے ؟

ج :۔ میرے علم و جانکاری کی حد تک قرآن چومنے سر اور آنکھوں سے چھوانے کے ثبوت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس پر اعتماد کیا جاسکے قرآن تو تلاوت نیز تدبر و تفکر اور اس پر عمل کرنے کے لئے نازل کیا گیا ہے اس کی عظمت و تقدس اپنی جگہ پر مسلم ہے ہی ہے۔

س :۔ کیا قرآن کریم کی تلاوت سے فارغ ہو کر بیت الخلاء (باتھ روم) جانے سے پہلے دونوں ہاتھ دھل لیا جائے پھر بیت الخلاء

میں داخل ہوں ؟

ج :۔ قرآن کریم کی تلاوت کے بعد بیت الخلاء جانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کا دھلنا جہالت ہے انسان تلاوت سے فارغ ہو کر بیت الخلاء یا کھانے پینے ودیگر کاروبار کے لئے جائے آئے کوئی حرج نہیں ہے۔

وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عون المعبود

عربی شرح

ابوداؤد

۷ جلدیں (۱۴ جزء)

مؤلفہ : شیخ العرب والعجم محدث کبیر علامہ
شمس الحق عظیم آبادی

یہ وہ مبارک شرح ہے جس کو ہندوستان کے علاوہ حجاز، مصروشام وغیرہ اسلامی ممالک کے علماءعظام وشیوخ حدیث نے بھی بہت پسند فرمایا ہے۔

پہلے یہ کتاب نایاب تھی اورلوگ بڑی بڑی قیمتیں (تقریباچار پانچ ہزارروپے) دے کرخریدا کرتے تھےلیکن **سلفی دارالاشاعت** دہلی اس کی قیمت اتنی کم اورمناسب رکھی ہے کہ آپ جب کتاب کی ضخامت اورطباعت دیکھیں گےتو متحیر رہ جائیں گے،ایک پوسٹ کارڈلکھ کررابطہ قائم کریں۔

بطرز بیروت جدید کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن، آفسٹ طباعت،نفیس کاغذ اورگولڈن جلدوں کے ساتھ پہلی مرتبہ ہندوستان میں منظرعام پر۔

ناشر: **سلفی دارالاشاعت**، دہلی

ریاض الصالحین (اردو)

ترجمہ و فوائد تحقیق، تخریج

مولانا حافظ صلاح الدّین یوسف

''ریاض الصالحین'' امام ابوزکریا یحی بن شرف النووی کی ایسی مایہ ناز تالیف ہے جو عوام وخواص میں یکساں مقبول ہے۔عام آدمی کو جن مسائل کا سامنا کرنا ہوتا ہے اس کے ابواب مرتب کر کے پہلے اس موضوع سے متعلق قرآن پاک کی آیات اور پھر صحیح احادیث سے انتخاب کیا گیا ہے۔یوں تو اس عظیم کتاب کے اردو سمیت مختلف زبانوں میں تراجم کئے گئے، مگر زیر نظر ریاض الصالحین کی خوبی یہ ہے کہ اس کا ترجمہ بڑا شستہ رواں واضح اور آسان ہے۔حدیث کے مفہوم کو وضاحت سے سمجھانے کیلئے کم وبیش ہر حدیث کے نیچے اس کی مختصر شرح لکھ دی گئی ہے۔

جس سے اس کتاب کی افادیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے، بلاشبہ علماء، خطباء، طلباء، واعظین، مختلف حلقوں میں درس دینے والوں اور عوام کو اس کتاب کے مطالعے سے بہت فائدہ ہوگا ہم بفضلہٖ تعالی پورے اعتماد سے کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح کی شرح پہلی مرتبہ شائع ہو رہی ہے۔

ملنے کا پتہ: **سلفی دارالاشاعت**، دہلی

علامہ ابن قیم الجوزیہؒ کی مشہور زمانہ معرکۃ الآراء کتاب

اِعلامُ المُوقّعِین

کا مکمل اردو ترجمہ ۲ جلدوں میں (تقریباً ۱۲۰۰ صفحات)

خطیب الہند مولانا محمد صاحب جونا گڈھی کے قلم سے

اس کتاب میں نہایت جاں فشانی اور دیدہ ریزی کے بعد تقلید و قیاس کی پیچیدہ اور گمراہ کن وادیوں کے مفاسد و خطرات سے بچانے کے لئے اسلام کی روشن شاہراہ کی طرف رہنمائی کی گئی ہے، یہاں آپ کو شریعت کا حقیقی چہرہ نظر آئے گا اور اس کے اردگرد بزرگوں کی حسین داستانوں کے جو جالے تان دیئے گئے تھے اس کی تنقیح ملے گی۔

تقلید کے موضوع پر بیسیوں علمی اور اصولی بحثیں ہیں، فقہ و حدیث کے مراتب کی طرف نشان دہی کی گئی ہے، تقلیدی مذاہب کے لچر پوچ دلائل اور ان کے مکر و حیلہ کی خوب خبر لی گئی ہے، اس کتاب میں شریعت کا وہ حقیقی چہرہ نظر آئے گا جو ہر طرح کی آمیزش و آلائش سے پاک تھا جس پر صحابۂ کرام کا عمل تھا، اس کتاب میں درجنوں ایسے مباحث ہیں جن سے اکثر کتابیں خالی ہیں، مباحث، محکم دلائل اور شگفتہ انداز و اسلوب سے پر ہیں، جو حضرات مذہبی معلومات کا شوق رکھتے ہیں اور اصل عربی کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکتے، ان کے لئے یہ کتاب ایک تحفہ ہے، چوں کہ اسلام کے اندرونی مذاہب و مشارب کی پیچیدگیوں سے عموماً مسلمان باخبر نہیں اس لئے بسا اوقات ان کا مذہبی شغف غلط راہوں میں ضائع ہو جاتا ہے اس کتاب کا مطالعہ ان پر واضح کر دے گا کہ حکمت و دانش کی حقیقی راہ کن لوگوں کی ہے؟ کتاب و سنت کی یا اصحاب جدل و خلاف کی

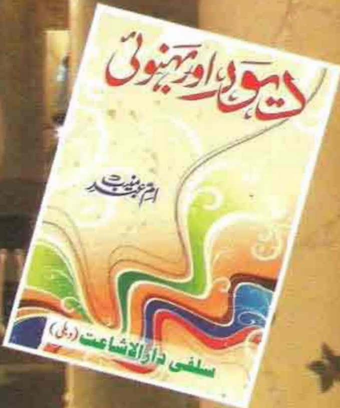
کتاب کے آخر میں نبی اکرم ﷺ کے بارہ سو (1200) فتاوے بھی ہیں، بس پڑھنے کے لائق کتاب ہے۔

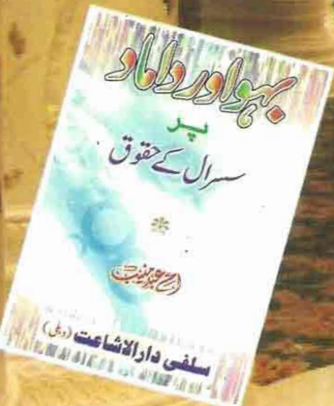
سلفی دارالاشاعت کی بعض اہم مطبوعات

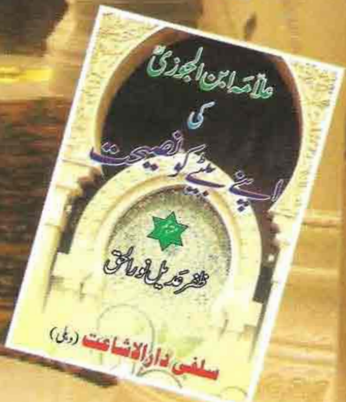
اعلام الموقعین اردو دو جلدیں	=	ہندوستان میں وہابی تحریک
ارشاد محمدی	=	موت کے آہنی پنجے
سیف محمدی	=	خواتین کے مخصوص مسائل
درایت محمدی	=	میدان محشر
امام محمدی	=	ایک مجلس کی تین طلاق
ہدایت محمدی	=	تقاریر علامہ احسان الٰہی ظہیر
شمع محمدی	=	شرح اردو القراۃ الرشیدہ (اول)
دلائل محمدی	=	شرح اردو القراۃ الرشیدہ (دوم)
نکاح محمدی	=	اطاعت یا تقلید
فضائل محمدی	=	خاتمہ اختلاف
احناف اور اہل حدیث....	=	ائمہ سلف اور اتباع سنت
تبلیغی جماعت اور اخوان المسلمین	=	وہ ایک سجدہ
بدعات کی تردید میں......	=	رسول اکرم کی نماز
آداب زواج	=	حنفی محمدی کے درمیان
برصغیر میں اگر وہابی نہ ہوتے؟	=	گردن کا مسح
ایک ہاتھ سے مصافحہ	=	امت مسلمہ کے اجماعی مسائل
کیا مردے سنتے ہیں	=	حقوق و معاملات
مقدس رسول	=	العلم والعلماء
مسئلہ تقلید کی حقیقت	=	ماثورہ دعائیں
وہابیت کوئی نیا مذہب نہیں	=	سفینہ ڈوب نہ جائے

ہماری چند اہم مطبوعات









SALFI DARUL ISHAAT

Delhi